صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 16 اپریل 2014ء بمطابق 15 جمادی الثانی 1435 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٲتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخۡرَجَ بِهِۦ مِنَ ٱلثَّمَرَٲتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ‌ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلۡفُلۡكَ لِتَجۡرِىَ فِى ٱلۡبَحۡرِ بِأَمۡرِهِۦ‌ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلۡأَنۡهَـٰرَO وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَ دَآٮِٕبَيۡنِ‌ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلَّيۡلَ وَٱلنَّهَارَO وَءَاتَٮٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلۡتُمُوهُ‌ۚ وَإِن تَعُدُّواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ لَا تُحۡصُوهَآ‌ۗ إِنَّ ٱلۡإِنسَـٰنَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ۔

(ترجمہ): خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میں آج اس معزز فورم پہ پاکستان کے نامور کھلاڑی جناب جنید خان کو آپ سب کے توسط سے خوش آمدید کہتا ہوں، وہ آج ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں، جنید خان کو ویلکم کہتے ہیں۔ (تالیاں) اور پاکستان کرکٹ ٹیم میں جنید خان کا کردار قابل ستائش ہے، ہم Appreciate کرتے ہیں آپ کی Efforts کو اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے یہاں آنے کیلئے قیمتی وقت نکالا۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ Leave applications ہیں، جناب ابرار حسین شاہ صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے، جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 16-04-2014، جناب ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے 16-04-2014 تا 18-04-2014، جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 16-04-2014 تا 17-04-2014، جناب فخر اعظم وزیر، ایم پی اے 16-04-2014۔ میں ہاؤس کے سامنے ان کی چھٹی کی درخواستیں رکھتا ہوں، منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the currant session:

1. Mr. Ziaullah Khan Bangash;
2. Madam Zareen Zia;
3. Syed Jaffar Shah; and
4. Mr. Askar Pervaiz.

دونوں کو یکسر میں پیش کرتا ہوں ہاؤس کے سامنے، منظور ہے؟

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions comprising the following Members, under the

Chairmanship of Mr. Imtiaz Shahid Qureshi (Advocate), honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Ziaullah Khan Bangash;
2. Mr. Samiullah Khan;
3. Mr. Abdul Kareem;
4. Madam Fozia Bibi;
5. Mufti Said Janan;
6. Mr. Fredrik Azeem; and
7. Syed Jaffar Shah.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، میں کچھ ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دیتا ہوں لیکن یہ جو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ایک ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے آپ کا، کیا؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ لکی ڈسٹرکٹ میں سر، پچھلے دنوں اتنی ژالہ باری ہوئی ہے سر! کہ وہاں پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو آپ اس طرح کریں، ایجنڈے کے آخر میں رکھتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع دیتا ہوں آپ کو نا، آپ کو موقع، منور خان! موقع دیتا ہوں آپ کو، یہ جعفر شاہ صاحب کر لیں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: Jafar Shah Sahib. Syed Jafar Shah Sahib, MPA, Mr. Muzaffar Said, MPA, Mr. Qurban Ali Khan, Mr. Abdul Munim, MPA and Arbab Akbar Hayat Khan, MPA, to please move their joint privilege motion No. 29, in the House, one by one.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ تحریک استحقاق ہے۔ سر! یہ کہ مورخہ 2اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاونٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف

رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک کو، تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب مظفر سید، ایم پی اے۔ جناب مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب سر، یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: مسٹر قربان علی خان۔ مسٹر عبدالمنعم۔

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): جناب سپیکر! یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے۔ کہ تہ اصل خبرې لیکې مونږ پرې خوشحاله یو، دوئ اوس لویه لګئ سړی پسې جوړوی، زمونږ خو ورونړه دی خو لکه کم از کم دوئ ته مونږ دا سوال کوؤ چې یره صحیح شے لیکئ نو ښه خبره ده، زمونږه به پرې اصلاح کیږی خو دغسې مونږ دوئ پسې څه وایو او دوئ مونږ پسې نو هسې یو بل دغه ترې جوړیږی، بهرحال چې حقائق لیکئ هر څه مونږ ان شاء الله، او دا زمونږ دغه دویمه پښه ده خو که صحیح او چلیده؟

جناب سپیکر: اکبر حیات خان۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔ قربان خان آپ پیش کرتے ہیں اس کو؟ جی، Read out کر لیں اس کو۔

جناب قربان علی خان: اوکے جی، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب! یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل استحقاق کمیٹی کو جانا چاہیے کیونکہ آنریبل ممبرز اس پر متفق ہیں کہ اگر ایسا کوئی بیان آیا ہے تو بالکل اس کی انوسٹی گیشن ہونی چاہیے اور بالکل استحقاق کمیٹی کو جانا چاہیے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Members, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

(Applause)

Mr. Speaker: Maulana Fazal Ghafoor, MPA, to please move his privilege motion.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ ایس ایچ او ڈگر تھانہ ضلع بونیر جاوید خان کے ساتھ ایک عوامی مسئلے پر میں فون پہ بات کر رہا تھا کہ اس کے غلط لہجے پر میں نے جب اس سے استفسار کیا تو اس نے فون بند کر دیا اور میرے استحقاق کو مجروح کیا۔

جناب سپیکر! بونیر کښې چې کوم هیډ آفس دے او کوم یو ډیر مشهوره تاریخي تهانړه ده چې هغه د ریاست سوات د وخت نه په هغه ځائې باندې قائمه ده، هغې ځائې سره وابسته چې کومه محله ده، د هغې د خلقو د لارې یو مسئله

وه، په هغې کښې د والئ سوات صاحب او د باچا صاحب د وختو يو لار وه او هغه دې متعلقه ايس ايچ او صاحب بنده کړله۔ ما دې عوامی مطالباتو پيش نظر چې هغوی دهمکی ورکړې وه چې مونږ روډ بلاک کوؤ او هسې هم هلته د امن و امان صورتحال ټهيک نه دے ، ما متعلقه ايس ايچ او صاحب سره د هغې متعلق خبره کوله چې هغوی ډير په Awkward لهجه کښې، هغه ډير Misbehaviour په طريقه باندې ما سره چې کوم دے نو خبره اوکړله او بيا ئې فون هم بند کړو، سره د دې نه چې ما د هغې محلې او د هغې علاقې خلقو ته تسلی ورکړله چې تاسو مطمئن اوسيږئ ان شاء الله فورم شته دے ، مونږ به په دغه فورم باندې ستاسو دغې حق تلفئ او د دوئ د دغې بداخلاقئ پښتنه کوؤ، لهذا زه خواست کوم چې استحقاق کميټئ ته دا پريويلج موشن زما چې کوم دے نو دا حواله کړلے شی۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔ جی، عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون وپارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! اس میں اس طرح ہے کہ انہوں نے راستے کے بارے میں پتہ کیا تھا تو ایس ایچ او نے بتایا کہ جی میں نے ان کو باقاعدہ بتایا تھا اس راستے کے بارے میں کہ یہ جو سرکاری اراضی پر اہلیان قلعہ نے روڈ بنا رکھا ہے۔۔۔۔

(اس مرحلہ جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

معاون خصوصی برائے قانون وپارلیمانی امور: وہاں پہ صرف قانون کے مطابق پیدل رستہ چھوڑا گیا ہے، باقی جو جگہ ہے، وہ حکومت کے کنٹرول میں ہے، تو اگر کہتے ہیں تو ایس ایچ او صاحب کو باقاعدہ بلا لیتے ہیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہہ دیں گے تو آپ کی ہم تسلی کرا سکتے ہیں اس میں جی۔

جناب سپیکر: جناب مولانا صاحب، مولانا فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات کرتا ہوں، یہ میرا پریویلج ہے اور یہ کمیٹی کو ریفر کرنا چاہیئے، میں Misbehavior کی بات کرتا ہوں، میں اس کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! آنریبل ممبر ایس ایچ او کے Behavior کی بات کر رہے ہیں، اگر ایک آنریبل ممبر کے ساتھ ایک ایس ایچ او اس قسم کا Behavior رکھتا ہے اور میرے محترم اپنے ایک ایس ایچ

او کو Defend کرتا ہے اور اپنے ایم پی اے کو سپورٹ نہیں کرتا پھر تو میرے خیال میں کل آپ کا حوالدار یا سپاہی بھی میرے خیال میں اس قسم کا Behavior آپ کے ساتھ کرے گا۔ تو میرے خیال میں میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس کو کم از کم پریولج کمیٹی کے پاس جانا چاہیئے تاکہ آئندہ، یہ نہیں ہے کہ ہمارے کوئی ذاتی کام ہوتے ہیں وہاں پر، گوکہ Genuine یا کوئی پبلک مسئلہ ہے، اس کو ہم وہ کرتے ہیں تو کم از کم گورنمنٹ کو یہ چاہیئے کہ اس کو سپورٹ کرے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ فرمان صاحب صاحب۔

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ بالکل Agree کرتے ہیں، یہ اس ہاؤس کی عزت ہم سب کی مشترکہ عزت ہے اور یہ لوگوں کے Representatives ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو عوام اور ان کے نمائندوں کے درمیان Social Contract ہے، اس کو کوئی بھی Break کرنا چاہے تو اس کو حاضر ہونا چاہیئے، بالکل کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو موقع دیتے ہیں، تسلی رکھیں۔ Just میں یہ کمپلیٹ کرلوں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں جی۔ چیف منسٹر صاحب بھی آیا ہے آپ کے پاس۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Azam Khan Durrani, MPA, to please move his call attention notice.

<u>جناب اعظم خان درانی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم صوبہ خیبر پختونخوا سرکاری سکولوں میں جماعت نہم و دہم کے اسلامیات کے نصاب سے جہادی آیات، سورہ انفال وغیرہ نکال دیئے ہیں جس سے

والدین اور عام لوگوں میں نہایت مایوسی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت جماعت نہم و دہم اسلامیات کی نئی کتب منسوخ کر کے پرانی کتب کو دوبارہ نصاب میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ماسره دا زوړ کتاب دے ، (کتاب دکھاتے ہوئے)، دا دوه جی نوی کتابونه دی۔ په دې کتاب کښې د جهاد متعلق چې کوم چیپټر دے ، هغه ټول شته، سوره انفال هم شته او په دې دوؤ کښې جی نشته دے ، نو جناب سپیکر! جهاد خو ډیر ضروری دے ، هغه لیکلی دی چې جہاد بظاہر اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے شامل نہیں لیکن حقیقتاً ان سب کی روح جہاد ہے، ارکان رکن کی جمع ہے اور رکن عربی میں ستون کو کہتے ہیں۔ کلمہ، نماز، زکواۃ، روزہ اور حج اسلام کے ارکان ہیں جن پر اسلامی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جہاد اس عمارت کی چھت اور اس کی حفاظت کے لئے ڈھال ہے، اگر جہاد نہ ہو تو نہ دین باقی رہتا ہے اور نہ دین کے ارکان، اس لئے جہاں دیگر عبادات کے لئے اوقات اور حد مقرر ہیں وہاں جہاد کے لئے کوئی حد، خاص وقت یا حد مقرر نہیں، پوری زندگی میں اسلام کی سربلندی کی خاطر جان و مال کی قربانی دینا اور طاقت کے مطابق دشمنان دین کے مقابلے کے لئے تیاری کرنا جہاد ہے۔

جناب سپیکر صاحب! ضروری ده چې که نن د جهاد لفظ ختم شولو د اسلامیات نه نو سبا به د مونږ متعلق ختم شی، بله ورځ به د روژې متعلق ختم شی نو اخر مونږ به د خپل قوم بچیانو ته څه ورکوؤ؟ هغوی ته به مونږ څه وایو چې مونږ په کوم دین باندې، نو بله ورځ به الله د اونکړی نو د قرآن شریف نه به محمد ﷺ ختم شی، د دې اسلامیات کتاب نه، نو زمونږ ماشومانو ته به دا پته نه وی چې مونږ په کوم دین باندې یو۔ مونږ ریکویسټ کوؤ تاسو ته، چیف منسټر صاحب ته چې هغوی د احکامات جاری کړی چې هغه کوم پرانی کتاب دے ، هغه د بحال شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شاہ فرمان صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بالکل صحیح بات ہے، یہ سوچ بہت صحیح ہے اور ہم سب مسلمان ہیں۔ جو ایجوکیشن منسٹر سے میری اس سلسلے میں بات ہوئی ہے اور یہ اس گورنمنٹ کی پالیسی اور سب سے پہلے میری پریس کانفرنس آن ریکارڈ ہے کہ اگر کوئی اس طرح کی چیزیں کوئی Delete ہوئی تھیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ ایک بات ہے، یہ منسٹر صاحب سے جو میری بات ہوئی ہے، کچھ آیات وہ

دوسری جماعت میں، کچھ انہوں نے یہ کوئی سلیبس آگے پیچھے کیا ہے لیکن اگر اس سلیبس میں کہیں فرسٹ ایئر میں، سیکنڈ ایر میں یا 9th Class، 10th Class، منسٹر صاحب آئیں گے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فیصلہ ایسے نہیں ہوگا، اس کے لئے کمیٹی بھی بن سکتی ہے اور جو یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا اسی طرح ہوگا اور وہ آیات اسی سلیبس میں اسی جگہ شامل ہوں گی لیکن میں سمجھتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر منسٹر آکر اپنا Viewpoint ہاؤس کے سامنے رکھ دے تو اس کے بعد ہاؤس فیصلہ کرے کہ کہاں پر یہ اس سلیبس کے اندر رہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آرہے ہیں؟

وزیر اطلاعات: منسٹر صاحب، We expect him، Call بھی کر لیتے ہیں ان کو کہ وہ آجائیں، نہیں تو اس کے لئے جو بھی، لیکن میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ بات Unnoticed نہیں جائے گی، بالکل یہ بات Unnoticed نہیں جائے گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات: ان کے جو تحفظات ہیں، وہ دور کئے جائیں گے اور ان کی مشاورت سے یہ آیات اسی جگہ پر ہوں گی جہاں پر یہ ہاؤس کہے گی۔

جناب سپیکر: اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، اس کو پینڈنگ کرتے ہیں تاکہ منسٹر صاحب آجائیں، وہ بات کرلیں کنفرم، ٹھیک ہے جی؟ اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، وہ آجائیں تو بات کرتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اچھا سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ منستر صاحب جواب هم ورکړو او دا محترم ممبر صاحب چې کومه نکته راپورته کړې ده اول داسې چې زمونږ په وخت کښې دا نوے سکیم آف سټډیز چې راغے، اول داسې وه، اسلامیات چې وو دا به 9th، 10th، 11th او 12 Grade کښې به دوه کلاسونو کښې پړهاویدو، د نوی سکیم آف سټډیز مطابق اسلامیات به بیا په څلورو کلاسو کښې پړهاویږی۔ اول د اسلامیات مارکس چې وو، دا 75 وو او بیا دا مارکس چې دی دا 100 ته اورسیدل۔ دلته زمونږ په حکومت کښې هم دا لږه غلط فهمی وه چې

بعضې مشرانو، بعضې ملګرو دا خبره کوله چې خدائے مه کړه خدائے مه کړه سورة انفال چې دے یا سورة ممتحنه چې دے یا بعضې به دا خبره هم کیده چې احادیث شریف چې دی، هغه ئې د اسلامیات د کتابونو نه اوبنکل خو زما یقین دا دے چې منسټر صاحب ترڅه حده پورې دا جواب صحیح ورکړو، د دې صرف درجه بندی شوې ده، یعنی د Students Mental Capacity ته کتلی شوی دی، په ځائې د دې چې په 9th کښې به هغه Chapter یا هغه آیات یا هغه د قرآن Verse چې دے هغه به پړهاویدو، د 9th په ځائې باندې هغه 10th ته، هغه 11th ته تلے دے۔ تاسو سپیکر صاحب! ډیره ښه خبره وکړله چې یو خو مو پینډنګ وساتلو او بله دا که چرې دا بزنس کمیټۍ ته هم لاړ شی نو زما پوره پوره یقین دے ان شاء الله چې موؤر به په دې باندې پوهه شی او داسې هیڅ قسمه خبره نشته دے چې د هغې نه Minus شوے دے، البته تاسو پخپله سوچ وکړئ چې د 75 مارکس د پاره څومره میټیریل پکار وی، 100 مارکس چې هغه سبجیکټ له ته ورکړې، هغه میټیریل به نور هم سیوا کیږی، احادیث به سیوا کیږی، د قرآن آیات چې دی هغه به سیوا کیږی، داسې احادیث شریف چې دی هغه به سیوا کیږی، نو دا یو غلط فهمی وه، بهرحال دا اوس هم برقرار ده، تاسو صحیح فیصله وکړله چې دا هم پینډنګ کړو۔

جناب سپیکر: چې Minister concerned راشی نو بیا به په هغې باندې دغه وکړو۔ سید جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاہ: *محترم سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ صوبے کے مخصوص جنگلاتی رقبہ جات بشمول سوات کوہستان، دیر کوہستان، چترل جو کہ ملاکنڈ ڈویژن میں آتے ہیں، وغیرہ میں کافی سال پہلے Windfall سوکھے، جلے اور گرے ہوئے درختان سے خاطر خواہ فوائد کے حصول کے لئے 2003 میں Windfall policy کے تحت Marking ہوئی تھی جس کو صرف 10-2009ء سال میں جو مارکنگ ہوئی، وہ پینتالیس لاکھ مکسر فٹ بنتی ہے اور 12-2011 اور 13-2012 میں اس کے Harvesting کے ٹینڈرز بھی ہو گئے لیکن محکمہ کی لاپرواہی کی وجہ سے ابھی تک ورک آرڈرز جاری نہیں ہو سکے۔ یہ قیمتی لکڑی بوسیدہ ہو کر خراب ہو رہی ہے اور مقامی مالکان جس کو ہم رائلٹی ہولڈرز کہتے ہیں اور حکومتی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے جو کہ عظیم نقصان ہے،*

لہذا حکومت پوری طور پر بااختیار اور غیر جانبدار کمیٹی قائم کرکے اس اہم مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ جوائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی کو بھی قواعد کے تحت حاصل کردہ اختیارات نہیں دیئے جارہے ہیں اس کے لئے بھی طریقہ کار وضع کی جائے۔

سپیکر صاحب! یو منتہ خبره په دې باندې کوم۔ دا سې ده چې Windfall هغه ونې چې یا په طوفان کښې اوغورزیږی یا هسې اوغورزیږی د ځنګلاتو خو صرف جی زه به د خپلې حلقې خبره وکړم، د کالام او د بحرین چې د دې کال چې د هغې کوم Calculation شوے دے نو هغه تین ارب روپئ جوړیږی چې دا لرګی به بیخی که دا مونږ Harvest نه کړو په صحیح طریقه باندې نو هغه به ضائع لاړ شی۔ مونږ د دې خبرې ستائنه کوؤ چې د جنګلاتو په کټائی، د هغې په تحفظ باندې د زیات زور ورکړے شی، کټائی د ممنوعه شی او په هغې باندې د کار اوشی خو چې دا کومې ونې خرابیږی او ورستیږی نو د هغې د پاره د یو بااختیاره کمیشن جوړ شی، یو کمیټی د جوړه شی، ایمانداره کمیټی د جوړه شی چې هغه Windfall کښې نورې دهوکې اونه شی او په صحیح طریقه باندې دا کومې ونې چې پرتې دی چې دا ورستې نه شی، دا رااوخی او د خلقو هم پکار راشی او د حکومت هم پکار راشی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمڑ۔

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہماری ڈیپارٹمنٹ سے بات ہوئی ہے اور اس میں جتنے بھی اعداد و شمار ہیں، وہ ہم اپنے آنریبل ممبر کو پیش کریں گے اور اس کے لئے کمیٹی کی بھی جب ضرورت پڑے گی تو ان شاء اللہ آکر بیٹھیں گے اور ان کے ساتھ پورا کنسلٹ کرکے ان شاء اللہ ان کو اپنے Confidence میں لے کر یہ بات طے کریں گے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب، بات سمجھ آگئی آپ کو؟

جناب جعفر شاہ: تاسو څه اووئیل چې لګیا دے حکومت په دې باندې کار کوی؟

معاون خصوصی برائے ماحولیات: د دې یو خپل اعداد و شمار چې کوم دے هغه جمع کوؤ او د هغې نه پس به تاسو ته هغه پوره تفصیل درکوی او ان شاء اللّٰه تاسو

سره به بیا کښینو چې څه خبره وی نو ان شا ءاللّٰه، که کمیټی وائی نور چې څه خبره وی هغه بیا طے کړو۔

جناب جعفر شاہ: بیشک د دې د پاره یو سپیشل کمیټی، دا هم وکړئ اشتیاق خان! لکه بده خبره نه ده، ښه خبره ده، چیف منسټر هم تشریف دلته راوړے دے، که دا کمیټی ورله جوړه شی، یو ایمانداره کمیټی نو د ډیپارټمنټ سره سره هغوی به لاړ شی او اوبه ګوری او د هغې به دغه وکړی۔ دا پکښې که تاسو انسټرکشنز ورکړئ نو ښه به وی۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: صحیح شوجی، ان شاء اللّٰه دیکښې به کمیټی هم جوړه کړو او په دیکښې چې کوم سلسله کیږی، ان شا ءاللّٰه اوبه ئې کړو۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی، چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سپیکر صاحب! زه جعفر شاه صاحب ته تسلی ورکوم څکه چې دا کیس ماته راغلے وو، په هغې باندې ما سمری راغوښتې ده، څنګه چې ماته سمری راشی، زه به تاسو رااوغواړم، بیا په هغې ډسکشن وکړو، د هغې نه پس که تاسو څه وایئ نو هغه شان به کوؤ۔

جناب سپیکر: عاطف خان پہنچ گئے؟ اچھا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! آپ بات کرلیں اپنی، اس کے بعد وہ کرلیں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، پچھلے دنوں لکی ڈسٹرکٹ میں سر اتنی شدید ژالہ باری ہوئی ہے اور چیف منسٹر صاحب کے نالج میں بھی یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہاں یہ لکی ڈسٹرکٹ کا جو ایریا ہے، وہ زیادہ Affect ہوا ہے، وہ بارانی علاقہ ہے اور وہاں پر چنے اور گندم کی فصل تھی، وہ بالکل مکمل طور پر تباہ ہوئی ہے اور اب وہاں کے لوگ بیچارے کیونکہ ایسے موقع پر ژالہ باری ہوئی ہے کہ بالکل فصل تیار تھی سر، تو اس سلسلے میں میں، کیونکہ بارانی علاقہ بھی ہے پورے سال میں ایک ہی فصل ہوتی ہے سر! اور بھی بس آفت کی وجہ سے ان کو کافی نقصان پہنچا ہے، میں جناب چیف منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Kindly اس لکی ڈسٹرکٹ کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور جن لوگوں کی فصل

تباہ ہو چکی ہیں ان کی داد رسی کے لئے اگر اسمبلی کے فلور پر کوئی اعلان کریں تو میں سر! ان کا شکریہ ادا کرونگا کیونکہ وہ بیچارے نہ جی رہے ہیں اور نہ مر رہے ہیں سر! اس پوزیشن میں ہیں، یہی میری آپ سے ریکویسٹ ہوگی سر۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! اس میں Already میں سب کمشنرز کو ڈائریکشن دے چکا ہوں کہ جہاں جہاں پر ژالہ باری سے نقصانات ہوئے ہیں، وہ ڈیٹیل مجھے بھیجیں لیکن بد قسمتی سے ابھی تک میرے پاس نہیں آئی ہیں تو میں آج پھر ایک ڈائریکشن ایشو کرونگا کہ مجھے ڈیٹیل بھیج دیں، ان شاء اللہ ہم ان کی مدد کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عاطف پہنچ گئے ہیں، اعظم خان درانی صاحب! پھر سے اپنی وہ۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم صوبہ خیبر پختونخوا میں سرکاری سکولوں میں جماعت نہم ودہم کے اسلامیات کے نصاب سے جہادی آیات سورۃ انفال وغیرہ نکال دی ہیں جس سے والدین اور عام لوگوں میں نہایت مایوسی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت جماعت نہم ودہم اسلامیات کی نئی کتب منسوخ کرکے پرانی کتب کو دوبارہ نصاب میں شامل کرے۔

جناب سپیکر صاحب! منسٹر هم راغے او هغه به په دې باندې ورک هم کړے وی خو ما سره جی چې کوم کتاب دے ، په دې نوی کتاب کښې جی د جهاد متعلق هیڅ هم نشته او دا ډیره ضروری خبره ده چې دا د نهم نه، کوم کلاس دے ، بابک صاحب په دې باندې خبره وکړه خو دا جی 2006 کښې دا Ceased شوی وو، د ایم ایم اے ګورنمنټ وو نو هغې باندې زمونږ جماعت جمعیت علماء اسلام هغوی Protest وکړو، وزیر اعظم سره ملاؤ شو او د بورډ نظام به د مرکز سره وو، اوس دا اختیار صوبې ته راغلے دے نو زمونږ دا امید دے چې د مسلمان په حیثیت سره، مونږ ټول مسلمانان یو چې دا ضروری خبره ده نو مونږ منسټر صاحب ته خواست کوؤ چې کوم زوړ کتاب دے ، هغه د بحال کړی او As it is د دغه اوساتی نو دا به زمونږ د مسلمان قوم سره د بنیګړې کولو، شکریه جی۔

جناب سپیکر: جناب عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! دا چې دوئ سره کوم کتاب دے ،دا څنګه چې ذکر اوشو، په تیر دور کښې دا یو دغه شوے وو چې هغه هر څه وجه چې وه خو بهرحال هغه اوس چې څومره کتابونه تقسیمږی په سرکاری سکولونو کښې یا چې کوم بورډ پرنټنګ کوی، هغه هم دا زوړ کتاب دے چې په کوم کښې دا سورتونه موجود دی۔ دا تاسو چې د کوم کتاب ذکر کوئ، اوس موجوده چې کوم کتابونه Distribute کیږی نو هغه نه دی او زه د دې نه علاوه هم دا کتاب دے دا به زه تاسو ته درکړم، اوس موجوده چې کوم کتاب دے ، چې کوم زوړ وو، چې د هغې نه پس په دې نوی باندې بیا اعتراض وشو، نو هغه نوے مونږ نه دے Distribute کړے ، هم دا زوړ تقسیم روان دے ، دا چې کوم باندې تاسو وایئ چې دا Continued کړے هم دا روان دے ، زه د دې تاسو ته یقین دهانی درکوم۔ بله دویمه د دې نه علاوه خبره زه د یو Once for all دا دغه کلیئر کول هم غواړم چې مونږ به ان شاء اللّٰه تعالیٰ، زمونږ مخلوط حکومت دے یا پاکستان تحریک انصاف یا زمونږ څومره نور اتحادی، عوامی جمهوری اتحاد ، خصوصاً زمونږ سره جماعت اسلامی په دیکښې یو Active partner دے ، کولیشن پارټنر دے ، نو زه تاسو ته دا یقین دهانی درکوم چې ان شاءاللّٰه تعالیٰ مونږ هم مسلمانان یو او ټهیک ده که هغه شان نه یو چې څنګه لکه یا بزیره یا پټکے دغه نشته خو ان شاء اللّٰه تعالیٰ چې د اسلام خلاف د دین خلاف به هیڅ څیز داسې نه وی (تالیاں) چې په هغې باندې تاسو اعتراض کولے شئ او که څه شے داسې وی، هغه به مونږ ته بالکل پوائنټ آؤټ کوئ او په هغې باندې به بالکل داسې څه دغه نه وی او مونږ بالکل کلیئرکټ به د دغه خلاف ان شاء اللّٰه تعالیٰ څه کار به کیږی (تالیاں) زه تاسو ته یادهانی درکوم۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب سردار، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ستاسو توجه، ستاسو توجه یو اهمې خبرې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه خبره وکړی، اعظم خان۔

جناب اعظم خان درانی: شکریه سپیکر صاحب۔ منسټر صاحب اووئیل چې دا کتابونه به منسوخ وی، دوئ به نوی کتابونه تقسیموی، دا صحیح ده منسټر صاحب، دا جی دا ستاسو تقسیم دے، دا د 9th او 10th books دی۔

جناب سپیکر: جی جی، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، دا هم هغه زاړه کتابونه چې تاسو کوم وایئ چې په کوم کښې دا سورتونه موجود وو، هم د هغې تقسیم روان دے، د نوی کتابونو تقسیم نه دے روان، مخکښې شوے وو هغه بیا سټاپ شوے وو۔

جناب اعظم خان درانی: صحیح ده۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ستاسو توجه یوه اهمه خبرې ته راوړل غواړم۔ سپیکر صاحب! څه ورځې مخکښې ما د اسمبلئ په سیکرټریټ کښې د ټولې صوبې د سپیشل فورس په حواله باندې یو قرارداد جمع کړے وو او په هغې قرارداد کښې ما کوشش کړے وو چې زه د صوبائی حکومت نه دا مطالبه وکړم چې دا سپیشل فورس چې دے، د دوئ سروسز چې دی، دا د ریګولرائز شی۔ سپیکر صاحب، د اسمبلی سیکرټریټ نه ماته دا قرارداد واپس شوے دے او په هغې کښې ماته دا لیکلی دی چې چونکه په صوبه کښې سپیشل فورس چې دے هغه ریګولرائز شوی یا د هغوی سروسز چې دی هغه مستقل شوی دی، لهذا په دې مسئلې باندې د بحث کولو ضرورت نشته۔ سپیکر صاحب! دا اهمه خبره په دې ده چې زما په خیال کښې دلته چیف منسټر صاحب هم ناست دے، دلته وزیران صاحبان هم ناست دی، زما یقین دا دے چې شاید چې دا Statement چې دے دا صحیح نه وی ځکه چې مونږ داسې نوټیفیکیشن د نظره نه دے تیر شوے، حکومت څه اعلامیه چې ده هغه نه ده جاری کړې خو بیا هم که حکومت په دې حواله باندې څه خبره وکړی، دا ډیر ښه خبر دے خو زما د اندازې مطابق داسې شوی نه دی او ماته قرارداد واپس شوے دے نو زما یقین دا دے

که حکومت مونږ واؤرو او د دې وضاحت اوشی نو دا به ډیره زیاته مهربانی وی۔

جناب سپیکر: آپ یہ قرارداد ہمارے حوالے کرلیں تو ہم دیکھ لیں گے کہ کیا اسکا سٹیٹس ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، دوئ په دیکبنې دا لیکلی دی چې دا ریګولرائز شوی دی، لهذا په دې مسئله باندې د بحث کولو ضرورت نشته، نو صحیح ده، زه به تاسو ته هم درکړم خو د حکومت د طرف نه خو هم یو جواب چې دے، هغه پکار دے چې اؤ دا مستقل شوی نه دی یا اؤ دا مستقل شوی دی۔

جناب سپیکر: اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں، میں خود اس کو، (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر سیکرٹری اسمبلی سے معاملہ پر استفسار کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: اوکے اوکے، چلیں دیکھ لیتے ہیں، ہم اپنے ایجنڈے پہ آگے چلتے ہیں، یہ آپ کو Response کرتے ہیں اس کے اوپر، یہ Basically سیکرٹریٹ کا ایشو ہے، یہ چیک کر کے آپ کو دیتے ہیں پھر۔ اچھا جو ابھی ایجنڈا ہے، اس کے اوپر بحث۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، په دې باندې مونږ داسې نه یو خو کم از کم دومره پکار ده چې داسې جواب راځی یا په داسې یو طریقه Reason باندې یو څیز چې دے هغه واپس کیږی۔

جناب سپیکر: مونږ ته یو دس منټ راکړئ، زه بیا تاسو ته Proper response درکوم چې زه پرې ځان پوهه کړم۔

جناب سردار حسین: نو ما خو د حکومت نه جواب غوښتے دے، تاسو نه خو جی مونږ مطمئن یو، ما د حکومت نه جواب غوښتے دے۔

جناب سپیکر: اسمبلی سیکرټریټ ما ته هم داسې راکړے دے، دا به مونږ چیک کړو جی۔ اچھا یہ جو ایجنڈا ہے، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے، اس حوالے سے میں مولانا لطف الرحمان صاحب کو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، ستاسو وخت اخلم او بخښنه غواړم خو تاسو ته دا هم وایم چې مونږ د اسمبلی اجلاس چې دے درې بجې ټائم ورکړے وو او د اپوزیشن ټول ملګری درې بجې حاضر وو او زه ئېAppreciate کوم هم، نو مونږ په ټائم کم از کم نن راغلی یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، داسې وه چې دا هم تاسو سره یا ستاسو سیکرټریټ سره متعلقه یوه خبره ده او صرف ستاسو په نوټس کښې راوستل غواړم۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین: ما یو سوال کړے وو سپیکر صاحب! او د هغه سوال متن به زه تاسو ته اووایم چې په دې ټوله صوبه کښې 25 ضلعې دی او په دې 25 ضلعو کښې د زکواة د چیئرمینانو چې انتخاب شوے دے، ما د هغوی نومونه غوښتی دی چې د هغوی نومونه، بیا ما د هغې په اجزاء کښې دا تپوس کړے وو چې آیا دا د کومو خلقو انتخاب چې شوے دے، دا انتخاب څنګه شوے دے؟ بیا ما وروستو سوال کړے وو چې آیا دا د کومو خلقو انتخاب چې شوے دے، په موجوده توګه باندې یا د هغوی په ماضی کښې د سیاسی ګوندونو سره څه وابستګی وه که وابستګی نه وه؟ ماته جواب ملاؤ شوے دے چې دا سوال چې دے دا د رول 41 د لاندې جی دا چې دے دا Acceptable نه دے۔ زه هغه رول 41 وایم او بیا د هغې سیکشن جی چې دے تاسو ته وایم۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا داسې دے دا به ته ماسره پرائیویټ ډسکس کړې، دا خو اوس چې مونږ ایجنډا باندې کوؤ کنه، تاسو ما سره آفس ته راشئ بریک کښې، دا ما سره ډسکس کړه۔

جناب سردار حسین: نه نه، دا د دې ټولو ممبرانو خبره ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان۔

جناب سردار حسین: دا د دې ټولو ممبرانو خبره ده چې مونږ Right to Access یا Right to Information Bill چې دے، هغه پاس کړے دے، (تالیاں) په هغې باندې شهرت حاصلیږی او نن به دا ممبران سوالونه کوی، هغه ته به جواب دا ملاویږی. زه صرف دا اسمبلئ د رولز مطابق ځم چې په رولز کښې هم دا نشته، صرف هغه تاسو ته Quote کوم، واؤرئ په هغې کښې دی چې Rule 41 څه وائی جی؟ هغه وائی چې : "It shall not relate to a matter which is not primarily the concern of the Government" سپیکر صاحب، دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده. دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې دې هاؤس کښې یو ممبر سوال وکړی. سپیکر صاحب! ستاسو لږه توجه غواړم-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: زما د دې سوال عرض څه وو، زما د دې سوال عرض دا وو چې مونږ ته پته اولګی چې په دې 25 ضلعو کښې د زکواۃ د چیئرمینانو انتخاب شوے دے، دا انتخاب څنګه شوے دے، د چا شوے دے، آیا د هغوی په پس منظر کښې سیاسی وابستګی وه که وابستګی نه وه؟ مونږ خو دغه تپوس کړے دے او بیا زما سوال چې دے هغه په دې باندې Reject کیږی او بل طرف ته حکومت چې دے دا شوشې پریږدی چې نن یو عام سړے د هم راځی، ډیپارټمنټ ته د ځی چې هغه په کوم څیز باندې ګوته ایږدی، هغه ته به انفارمیشن ملاویږی، چې هغه د کوم څیز تپوس کوی، هغه ته به جواب ملاویږی، چې هغه کوم ځائې له ځان رسوی، د هغه نه به یو څیز پټیږی نه،او حال د آنریبل ممبرانو دا دے چې نن یو سوال وکړی، هغه په دې څیز باندې Reject کیږی، په دیکښې وجه څه وه؟ د چیئرمینانو انتخاب هم شوے دے، د هغوی نومونه هم معلوم دی، د هغوی ډومیسائل هم معلوم دے، د هغوی وابستګی هم معلومه ده او بیا جواب دا دے، د دې جواب پکار دے-----

جناب سپیکر: جناب مولانا لطف الرحمان صاحب! اپنے ایجنڈے پہ بات شروع کریں، دیکھیں جی۔

جناب سردار حسین: دا لا څه خبره ده، (تالیاں) دا لا څه خبره ده-----

مولانا لطف الرحمان: سپیکر صاحب! د دې جواب د ورله ورکړی-----

(شوراور قطع کلامی)

<u>مولانالطف الرحمان</u>: دا جواب د رکوی، جواب د رکوی۔

(شوراور قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں جی، مولانالطف الرحمان صاحب۔

<u>مولانالطف الرحمان</u>: زما سپیکر صاحب! دا ریکویسټ د ے۔

(شور)

<u>جناب سردار حسین</u>: بالکل۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا یو منټ، منټ۔

<u>مولانالطف الرحمان</u>: زما دا ریکویسټ د ے۔

(شوراور قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: زما خبره، یو منټ زما خبره، ته زما لږه خبره واوره کنه پلیز، یو منټ، یو منټ زما خبره واورې۔

<u>مولانالطف الرحمان</u>: یو منټ، منټ۔

<u>جناب سپیکر</u>: نمبر ون دا ده، یو منټ تاسو لږ، ماسره چیمبر کښې به کښینئ، چیمبر کښې په دې باندې به خبره وکړو چې څه دغه ده، اوس چې کومه ایجنډا ده چې ځنگه بریک اوشی، چیمبر کښې زما سره کښینه، دا به مونږ ډسکس کړو چیمبر کښې۔ (شوراور قطع کلامی) جی جی، جی جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب، یو آنریبل ممبر سوال وکړی، د هغې دا Justification پکار د ے چې جواب په دې وجه نه ملاویږی۔ دا انتخاب هم شوے د ے، څنگه شوے د ے، د هغې هم معلومه ده، دا خو داسې نه ده کنه او بیا تاسو سپیکر صاحب! د بخښنې سره، دا Response ورکوئ چې مخکښې به ایجنډا بوځو، خیر د ے دا بزنس چې د ے۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه تاسو سره په دې باندې خبره کوم، ما سره چیمبر کښې کښینئ، دا به ډسکس کړو چې څنګه تاسو وایئ، هغه به په ایجنډا هم راولم خو، دا به ستاسو سره په چیمبر کښې کښینم۔

جناب سردار حسین: نه نه، خو دا خبره نه کوؤ، تاسو دا خبره وکړئ، بیا هم زمونږ د پاره قابل قبول ده۔

جناب سپیکر: جی جی، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب سردار حسین: دا لا څه خبره شوه۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: دا بهرحال چې دې کنه، ګورئ جی مولانا صاحب، ټول د سپیکر خپل پاورز دی، هغه دیکښې بالکل کلیئر دی او Procedure دے د هر یوشیز د پاره، هغه Procedure به زه هم Adopt کوم او هغه Procedure به تاسو هم Adopt کوئ، هغه به حکومت هم Adopt کوی، هغه به ټول چې کوم دے یکساں Adopt کوی۔ زه حبیب الرحمان صاحب ته وایم چې هغه جواب ورکړی خو څه زما سره تعلق ساتی، بالکل تاسو ما سره چیمبر کښې کښینئ، دا به مونږ ډسکس کړو۔ حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر زکواۃ و عشر: سپیکر صاحب، دا خبره د سیکرټریټ د اسمبلی او د بابک په مینځ کښې ده خو تاسو یعنی داسې نازولی دغه اوساتئ چې بې موقعې وی، نه کال اټینشن شته، نه په ایجنډا باندې څه پروګرام شته، نه څه دوئ تحریک التواء راوړې ده، نه څه په خاص فورم باندې دے راغلې دے خو زړه له ئې راغلل، خبره چې کوم دے د اسمبلی سیکرټریټ ده چې د رول 41 مطابق تاسو زما دا څیز ولې نه دے Admit کړے، ولې نه دے داخل کړے؟ زه As a Minister of Ushr & Zakat دے د په پراپر طریقه راځی چې د دوئ په زړه کښې څه سوال راځی ان

شاء الله د هغې جواب ته زه حاضر يم، زه به دے بالکل مطمئن کوم خو دے په پراپر طريقه باندې دغه ته سوالونه راوړی چې کوم دا Admissable وی هغه تاسو Admit کوئ او د هغې به زه جواب ورکوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: مولانا صاحب،گورې جی دا مهربانی به کوئ جی، يو منټ، گورې سردار صاحب! لږ د دې اسمبلی د ډيکورم هم خيال ساتل غواړی کنه، مولانا صاحب! تاسو جی، جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپيکر صاحب! زما د سوال جواب ولې نه دے راکړے شوے------

<u>جناب سپیکر</u>: نه بيا يو خو دا دے، ما تاسو ته اووئيل چې تاسو زما سره چيمبر کښنې کښنيئ، تاسو ما سره چيمبر کښنې کښنيئ، که تاسو (قطع کلامی) جی جی۔ هسې يوه خبره کوم جی، لکه گوره دا زمونږ ډير معزز، زما لږه خبره واورئ کنه جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپيکر، تاسو ما پريږدئ کنه، د هغې جواب بيا ورکړی۔ لکه حبيب الرحمان خان چې اووئيل-----

<u>جناب سپیکر</u>: نه که داسې طريقه چليدې-----

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپيکر!

<u>جناب سپیکر</u>: يو منټ، که په دې طريقه چليږی کنه، گوره يو Procedure وی، زه خو Definitely هر چا ته خپله موقع ورکوم، ستاسو Right دے-----

<u>جناب سردار حسین</u>: زه خو تاسو ته هم دا وايم چې تاسو ماله زما حق راکړئ د خبرې کولو۔

<u>جناب سپیکر</u>: حق به درکوم خو دا زما Right دے کنه، دا د سپيکر سره، دا سپيکر سره اختيار دے۔

(تالیاں اور شور)

جناب سردار حسین: نو بیا زما هم حق دے جناب سپیکر صاحب! زما هم Right دے چې زه به خبره کوم، دا لا څه خبره شوه۔ (شور) جناب سپیکر صاحب، ما دا خبره کوله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوم دے ،دا Rule 43 زه تاسو ته لږ Quote کوم، دیکښې دا Rule 43۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا یو خبره زه کوم۔

جناب سپیکر: جی جی، جی وایئ۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زما یقین دا دے چې مونږ دلته ډیر په ښه ماحول کښې خبره کول غواړو، دا بد ماحول ته چې خبره لاړه شی، ډیره لویه په بخښنه سره خبره کوم چې زه تاسو سره مخاطب ووم، ما غوښتل هم دا چې تاسو صرف ما ته دومره اووایئ چې صحیح ده، که یو کار داسې شوے دے ، په سیکرټریټ کښې به کښینو، که تاسو ما ته دا خبره کړې وه نو ما ته بیا د پاڅیدو ضرورت هم نه وو او د بلې خبرې ضرورت هم نه وو چې تاسو اوس هم ما ته دا خبره وکړه چې هلته به کښینو، زما پرې آمین دے او زه پرې شکریه هم ادا کوم خو منسټر صاحب خبره دا وکړه چې دوئ د سوال راوړی او دوئ په غلطه طریقه راغلی دی، زه منسټر صاحب ته دا خبره کوم چې ما نه ستانه سوال کړے دے ، سوال به ما ستانه هله کړے وے چې سیکرټریټ تا ته درلیږلے وے چې سیکرټریټ تا ته نه دے درلیږلے نو ګرانه محترم منسټر صاحب! په دې خبره پوهه شه چې نن زه سوال چې دے هغه د سپیکر نه کوم، لهٰذا سپیکر صاحب! تاسو دا خبره وکړه، ما ته منظور ده، ان شاء الله زه به راشم او دا مسئله چې ده، دا به هلته Resolve کړو۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

امن وامان کی صورتحال پر بحث

مولانا لطف الرحمان: نحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ہمارے اجلاس کا، اس اجلاس کو اپوزیشن کی طرف سے ریکوزیشن کیا گیا ہے اور اس کا پہلا، ایجنڈے کا پہلا نکتہ جو ہے، وہ امن وامان اور ملک میں امن وامان کے

حوالے سے جاری مذاکرات پر بحث اوراس کے نتائج کے حوالے سے اورآنے والے حالات پر تبصرہ کرنا۔ جناب سپیکر، تقریباً پچھلے ایک مہینہ تقریباً ڈیڑھ مہینہ ہونے کو ہے کہ گورنمنٹ نے ایک مذاکراتی عمل شروع کیا تھا، جناب سپیکر! ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ ہم مذاکرات کے حامی ہیں اوراس کے لئے کوئی بھی میکنزم تیار کیا ہو جو ہمیں امن کی طرف لے جائے، وہ ہمیں قبول ہے۔ ہم دعا گو ہونگے اس مذاکراتی ٹیم کے لئے بھی کہ وہ مذکرات کامیابی سے ہمکنار ہوں، یہ اختلاف ہو سکتا ہے، ہمارے بہت سارے دوستوں کا، ممبران کا، پارٹی کا ایک مؤقف ہو سکتا ہے کہ مذاکرات کے حامی نہ ہوں لیکن جناب سپیکر، نتائج کے اعتبار سے سب کو اس پہ اتفاق ہے کہ امن ہونا چاہیئے، نتائج وہ چاہتے ہیں کہ وہ مثبت آئیں، تو جناب سپیکر! عمل بھی اس طرح ہونا چاہیئے کہ پوری دنیا کو لگے کہ واقعتاً ہم اس میں اخلاص رکھتے ہیں اور ہم نیک نیتی سے کر رہے ہیں، ہم اس ملک کو اس مشکل سے نکالنا چاہتے ہیں۔ یہ ملک جس مشکل سے دوچار ہے، اس کو اس مشکل سے نکالنا چاہتے ہیں اور آج ہر شخص اس انتظار میں ہے کہ اس حوالے سے کوئی نتائج آئیں لیکن جناب سپیکر! آج بڑی عجیب سی بات لگتی ہے، ہمارا یہ صوبہ ہے، ہماراایک کلچر ہے، یہاں پہ جرگے ہوتے ہیں اور فیصلے ہوا کرتے ہیں لیکن ہمیشہ ایک بہت اہم کردار ہوتا ہے اس میں کہ جب جرگہ بیٹھا جاتا ہے اور پھر اس پہ ثالثی کا ایک کردار شروع ہوتا ہے، مذاکرات شروع ہوتے ہیں تو اس کا بنیادی نکتہ یہاں سے سٹارٹ ہوتا ہے دونوں فریقین کی طرف سے، اب اس حوالے سے کوئی اقدام نہیں کر سکتا، ایک جنگ بندی کی ایک بات ہوتی ہے لیکن یہاں عجیب سی بات ہے کہ ایک مہینے کا ٹائم دیا گیا اور اس کے بعد اب دس تاریخ تک ٹائم دیا گیا، تو مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی جناب سپیکر! کہ یہ ٹائم کا کیا مطلب ہے اس میں؟ اور جناب سپیکر! یہ ساری باتیں، یہ ہم یہاں پہ کرنا چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کے امن وامان کے حوالے سے یہ ہمارا کوئی دوسرا اجلاس ہے جو اپوزیشن کی طرف سے آتا ہے اور مسلسل اس امن کے حوالے سے ہماری یہاں پہ بات ہوتی ہے اور ہمارا صوبہ سب سے زیادہ Affected ہے، اس حوالے سے کہ جو نقصانات ہمارے صوبے کے ہو رہے ہیں اور ہمارے اس خطے کے لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور جو ہماری سکیورٹی فورسز ہیں اور مختلف جو لوگ، عام لوگ، پبلک سکولز، کوئی ہمارا مذہبی ادارہ، کوئی جگہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔ تو سب سے زیادہ نقصان ہمارے صوبے کو ہو رہا ہے جناب سپیکر! اور جناب سپیکر! یہ کوئی صرف ٹرائبل ایریا میں نہیں چل رہے بلکہ یہ سارے حالات ہمارے اس صوبے کے Settled area میں بھی ہو رہے ہیں اور اس کا ڈائریکٹ اثر ہمارے پورے صوبے پہ ہو رہا ہے لیکن مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا اور

میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبے کی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مرکز کے ساتھ، اس حوالے سے کہ On board لیا ہے اور ان کو یہ پتہ ہے کہ اس مذاکرات میں جو پیش رفت ہو رہی ہے، وہ کہاں تک پہنچی اور کن حالات سے گزر رہے ہیں اور جو چہ میگوئیاں آج ہو رہی ہیں، تو چہ میگوئیاں تو آپ ٹاک شوز پہ، ٹی وی کے ٹاک شوز پہ سن رہے ہیں کہ وہاں اس پہ بحث ہو رہی ہے کہ فوج اس کا ساتھ دے رہی ہے کہ نہیں دے رہی ہے، کیا فوج کا اایک اپنا مؤقف ہے اور کیا گورنمنٹ کا اپنا ایک مؤقف ہے؟ جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں حکومت کی طرف سے کہ اس کی تردید کی جا رہی ہے جناب سپیکر! اور جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ وہ تردید خدا کرے کہ وہ حقیقت میں ہو اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایک ہی پیج پر ہونا چاہیئے ان سب کو، ہمارے اس ملک کے حالات، سب کے حالات اگر بگڑتے ہیں اور میں جناب سپیکر! آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑے حساس حالات ہیں ہمارے، اور ہم جن حالات سے گزر رہے ہیں، وہ انتہائی مخدوش حالات ہیں جناب سپیکر! کہ آج ہم نے پہلے بھی کہا تھا، صوبائی حکومت کو یہ تجویز دی تھی، یہاں اس فلور پہ یہ تجویز دی تھی کہ اگر حکومت طالبان کی بات کر رہی ہے، طالبان سے مذاکرات کر رہی ہے جناب سپیکر، تو پھر ہماری صوبائی حکومت کی بھی ذمہ داری ہے، اس آڑ میں ان لوگون کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ہمارے امن   وامان کو خراب کریں، ہم سمجھتے ہیں کہ صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر بہت سارے گروپس On board نہیں لیے گئے تو ان لوگوں کے ساتھ کیونکہ ہمارے صوبے کے حالات مخدوش ہیں، ان لوگوں کو On board لینا چاہیئے تھا اور جو اس وقت کے حالات ہیں جناب سپیکر! میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور پوری اسمبلی کے سامنے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج پورے صوبے میں بھتہ خوری انتہائی اس پر پہنچ چکی ہے کہ آئے روز لوگوں کو فون کئے جاتے ہیں اور ان سے بھتہ مانگا جاتا ہے کہ ہمیں اتنے پیسے پہنچائے جائیں اور پھر میں جناب سپیکر! یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بہت سارے لوگ شاید دیتے ہوں، معلوم نہ ہو ہمیں اور اپنے سفید کپڑے بچانا چاہتے ہوں اور وہاں تک پیسے پہنچاتے ہوں لیکن ایسا ہوا ہے اور یہ ریکارڈ پر ہے اور اس پہ آپ کی پولیس کے ریکارڈ پر ہے کہ اگر ان لوگوں کو بھتہ نہیں پہنچایا گیا تو پھر اس کے بعد ان پر فائرنگ کی گئی ہے، ان لوگوں کو زخمی کیا گیا ہے، ان لوگوں کو قتل کیا گیا ہے، وہ ہاسپٹل میں ہیں اور یہ چیز اس وقت آپ کے پورے صوبے میں چل رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے پچھلی اس تقریر میں بھی اور پچھلی اسمبلی میں بھی یہ بات کی تھی کہ آپ کا یہ تاجر یہاں سے جا رہا ہے اور آپ کے جو یہاں پہ ڈاکٹرز ہیں، وہ آپ کا صوبہ چھوڑ رہے ہیں کیونکہ آئے دن ان کی اغواء ہو رہی ہے اور وہ اپنے کلینکس تک نہیں پہنچ سکتے، آپ کے

تاجر اپنے دفتر تک نہیں پہنچ سکتے، اپنا کاروبار نہیں کر سکتے، اپنے کاروبار کو شفٹ کر رہے ہیں، اسلام آباد میں جارہے ہیں، کوئی پاکستان کو چھوڑ کے باہر ملک میں جارہے ہیں۔ تو یہ ہماری صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس حوالے سے ان کو چاہیئے تھا کہ اس پہ یہ مذاکرات کر سکتے، جو ان کے لوکل یہاں پہ بہت سارے گروپس ہیں، جس طرح کی بات کی جاتی ہے کہ بہت سارے گروپس ہیں اور Militants ہیں اور ان سے بات چیت ہو کے ہم امن کا راستہ اختیار کر سکتے ہیں اور یہ پی ٹی آئی کا، تحریک انصاف کا نعرہ تھا اور یہ کہا جارہا تھا کہ ہم امن و امان کے لئے کام کریں گے اور مذاکرات کی پالیسی ان کی تھی کہ مذاکرات ہونے چاہئیں، تو میں نہیں سمجھتا کہ یہاں پہ وہ مذاکرات کیوں نہیں ہو رہے، ان لوگوں کو On board کیوں نہیں لیا جارہا اور اپنے اس صوبے کے حالات کو کیوں نہیں سدھارا جارہا؟ امن و امان کا مسئلہ بہر حال پھر بھی صوبائی حکومت کا ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر! آپ نے بھی سنا ہو گا اور ہمارے سامنے بھی یہ بات آئی، تحفظ پاکستان بل کی بات ہوئی تو جناب سپیکر! مجھے سمجھ میں نہیں بات آ رہی اور یہ ہماری صوبائی اسمبلی کی طرف سے ہماری صوبائی حکومت کی طرف سے، ہمارے صوبائی حالات کے حوالے سے بھی بات جانی چاہیئے کہ ایک طرف تو ہم مذاکرات کی طرف جارہے ہیں اور دوسری طرف ہم تحفظ پاکستان بل لا رہے ہیں، ایسا ایک بل جو نام تو اس کا تحفظ پاکستان ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انسان کے جو بنیادی حقوق ہیں، ان کو سلب کیا جارہا ہے اور کل کو خدانخواستہ وہ کس طرح استعمال ہو گا کیونکہ ہماری پچھلی تاریخ جو ہے وہ تلخ حقیقتوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کا کیا حال ہو گا جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو بھی اس پر اپنے اس مسئلے پر نظرثانی کرنی چاہیئے اور اس بل کو، اس کو ٹھیک ہونا چاہیے اور تمام لوگوں کو Consensus پر لانا چاہیئے تاکہ اس کے ساتھ بیٹھ کے اگر اس میں ایسے نکات ہیں جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے تو وہ اس سے ہٹنا چاہیئے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایک اہم بات کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں اپنے اس ہاؤس کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں تمام دوستوں سے ریکویسٹ کرونگا، میں تمام دوستوں سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک بہت اہم ڈیبیٹ ہو رہی ہے، Kindly اس کو سنیئے۔

<u>مولانا لطف الرحمان</u>: جناب سپیکر، میں توجہ اس حوالے سے دلانا چاہتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آگے والے حالات ہمارے اور بھی، مخدوش صورتحال سے ہمارا سامنا ہو گا۔ آپ اس خطے کے حوالے سے جناب سپیکر! دیکھیئے کہ اگر اس خطے سے، افغانستان سے امریکہ جارہا ہے اور ہمارا یہ مذاکراتی عمل، اگر امریکہ اس

خطے سے جاتا ہے، اس کے بعد کے ہمارے اس خطے کی صورتحال کیا ہوگی جناب سپیکر! کیا ہم ان حالات پہ قابو کر سکیں گے کہ جو حالات ہمارے خطے میں ہو رہے ہیں؟ اگر ہم نے اس کو سنجیدگی سے نہیں لیا اور بعد کی صورتحال جو، ہم نے اگر اس پر کوئی لائحہ عمل نہ بنایا جناب سپیکر! اور اس کیلئے بیٹھ کر ہم نے کوئی سوچ بچار کر کے ایک ایسا لائحہ ہونا چاہیئے کہ ہم ان حالات سے تو نکل سکیں جناب سپیکر۔ اس پر کسی نے نہیں سوچا، یہ ہماری صوبائی حکومت کو اس حوالے سے سوچنا چاہیئے کہ آنے والے دنوں میں ہمارے صوبے کے حالات پر کیا اثرات مرتب ہونگے اور وہ اثرات جب مرتب ہونگے تو ہم اس سے کیسے نکل سکتے ہیں جناب سپیکر، اس مشکل سے ہم کیسے نکلیں گے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر! میں پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس حوالے سے صوبائی حکومت کی بھرپور ذمہ داری بنتی ہے جو ہمارے Settled Areas میں ڈسٹرکٹس کے حالات ہیں کہ ہمارے ڈسٹرکٹس میں کیا ہو رہا ہے؟ اور حکومت کی اس حوالے کوئی توجہ نہیں ہے۔ میں صرف ایک مثال دینا چاہونگا کہ حکومت نے ایک ڈسٹرکٹ سے امن وامان کے حوالے سے، اس کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے حوالے سے اگر ایک ڈی پی او کو وہاں سے ہٹایا جاتا ہے لیکن وہاں پر آج تک اگر ڈی پی او تعینات نہیں ہوتا اور ایک جونیئر ڈی ایس پی کو اس کے اختیارات دیئے ہوں تو پھر سنجیدگی تو اس سے واضح ہے کہ پھر اس علاقے کے حالات کیسے ہونگے؟ یہاں پر ہمارے سردار اکرام خان بیٹھے ہوئے ہیں، اور کلاچی کے حالات، مخدوش صورتحال ہے کلاچی کی جو میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے ٹائم میں شاید پولیس بھی اس ایریا میں نہ Enter ہو سکے اور وہ No go area بن جائے اور پولیس وہاں پر کچھ نہ کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان باتوں کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے اور یہ میں ویسے بات نہیں کر رہا ہوں، آج یہاں ایک ذمہ دار حیثیت سے میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آنے والا ٹائم بہت تھوڑے سے عرصے میں اس ایریا میں پولیس شاید Enter نہ ہو سکے اور ہمارے آس پاس کے اور علاقے، وہ اسی صورتحال سے دوچار ہیں جناب سپیکر! تو ہمیں تو افسوس اس بات پر ہے جناب سپیکر! کہ ہمارے ساتھ جو ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم مسلسل، یہ ہماری ذمہ داری ہے، یہ احساس ہم دلاتے رہیں گے جناب سپیکر! ہم مسلسل ان باتوں پر یہاں اسمبلی میں بات کر رہے ہیں، مختلف حوالوں سے بات ہو رہی ہے، ہمارے ایجنڈے کے جو دوسرے نکات ہیں، اس حوالے سے جناب سپیکر! بات ہو رہی ہے لیکن ہمیں اس کا کوئی اطمینان بخش جواب گورنمنٹ کی طرف سے نہیں آرہا، ہمیں کوئی اس کا جواب نہیں مل سکا، حالانکہ یہ مسئلہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ صرف ان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ہمارے پورے صوبے کا اور تمام عوام کا اور تمام ممبران کا مسئلہ ہے لیکن ہمیں وہاں

سے کوئی اطمینان بخش جواب نہیں ملا اور ہم بار بار ان چیزوں کو دہرانے کی کوشش کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ نتائج کے حوالے سے اس وقت ہم بالکل منفی لکیر سے بھی نیچے ہیں، تو ہمیں اس پر سوچنا چاہیئے، ہمیں سنجیدگی سے اس پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم ان حالات کا مقابلہ کس طریقے سے کر سکتے ہیں؟ اور اگر خدانخواسطہ ہم نے اپنے ٹائم پر اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کیا اور ان مسائل کو ہم نے حل نہ کیا، اس کیلئے کوئی لائحہ عمل طے نہ کیا تو پھر جناب سپیکر! ذمہ داری ہوگی صوبائی حکومت کی، اور ایک صوبائی حکومت کی نہیں ہوگی، یہاں پر تمام ممبران جتنے بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر! کل کو قوم پوچھے گی اور اگر ہم نے ان حالات سے ہمارے جو دوسرے مسائل ہیں، جس میں پوری قوم کو ایک پرابلم ہے اور جس پر تحریک انصاف نے باقاعدہ اپنے انتخابی منشور کے حوالے سے اور انتخابی جلسوں میں یہ باتیں، اعلان کیا تھا کہ ہم ان مسائل کو حل کرینگے۔ اگر آپ اس امن و امان کے حوالے سے سنجیدگی سے نہیں سوچیں گے تو یہ جو دوسرے مسائل ہیں، ایک سال پورا ہونے کو ہے لیکن ان مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوئی، وہ مسائل حل نہیں ہوئے آج تک اور ایجوکیشن کی بات ہے یا اس طرح دوسرے، ہیلتھ کے حوالے سے جو باتیں ہوئی تھیں، وہ باتیں آج بھی آپ کا انتظار کر رہی ہیں کہ ان مسائل کو حل کیا جائے۔ جناب سپیکر، تو ہمیں اس حوالے سے سنجیدگی سے سوچنا ہوگا اور یہ ذمہ داری آپ پر آئیگی اور کل قوم پوچھے گی۔ ہمارے بجٹ کے حوالے سے آپ دیکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ بجٹ شاید سارے کا سارا تقریباً Lapse ہو جائیگا، تو ہم نے تو عوام کے مسائل حل نہیں کئے بلکہ ہم نے ایک ایسی جگہ پر سب چیزیں روک دی ہیں کہ کسی کو کوئی سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں؟ ہر چیز اپنی جگہ پر رکی ہوئی ہے، تو ہم نے مسلسل مختلف اجلاسوں میں یہ باتیں کی ہیں، احساس دلایا ہے، احساس دلاتے رہیں گے اور یہ اہم مسئلہ ہم نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اس پر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیئے، اگر اس پر سنجیدگی سے غور نہ ہوا تو شاید ہم حالات کے اعتبار سے کہاں کھڑے ہونگے۔ تو جناب سپیکر، یہ گزارشات تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اب اگر پیچھے نہیں ہوئے تو اب سمجھتے ہیں کہ آگے غور ہونا چاہیئے، تو اب تو حالات ایسے ہیں کہ آپ کی اپنی پارٹی کے اندرونی حالات کو سنبھالنا آپ کیلئے مشکل ہو رہا ہے، چہ جائیکہ اپنے صوبے کے حالات کو سنبھل سکیں۔ تو یہ ہماری گزارش ہے کہ اس پر سنجیدگی سے آپ سوچیں، بیٹھیں، مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے، ذمہ داری آپ کی ہے، احساس ہم دلاتے رہیں گے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ تفصیلی گفتگو ایک انتہائی اہم مسئلہ جو اپوزیشن نے دوبارہ اجلاس Requisite کروایا، اس میں اہم پوائنٹ تھا، اس کے اوپر مولانا لطف الرحمان صاحب نے تفصیل سے بات کی۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے انتہائی حیرانگی کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ یہ جو اہم ایشو ہے، یہ کوئی غالباً پچھلے مہینے اپوزیشن نے اجلاس Requisite کیا تھا اور یہ پوائنٹ اس میں رکھا ہوا تھا، اس کے اوپر دو دن بحث بھی ہوئی، امن وامان کے اوپر اور دوسرے جو مسائل تھے صوبے کے، اپوزیشن نے وہ بھی Points raise کئے تھے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ حکومت کی سمجھ نہیں آ رہی ہے، ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہے اور سات دن اجلاس چلتا رہا، ساتویں دن جناب سینیئر وزیر صاحب نے کہا کہ اپوزیشن نے تو سارا اجلاس کلاس فور کی نذر کر دیا۔ ہمارا اپوزیشن کا یہ حق ہے، یہ الحمد للہ اس دفعہ اس سیشن کی سب سے بڑی اپوزیشن ہے جناب سپیکر صاحب! اور ہماری خواہش ہے کہ ہم حکومت کو، ملک کے ذمہ داروں کو، جو صوبے کے اندر خرابیاں ہیں، ان کے Notice میں لائیں اور چیف منسٹر صاحب تھوڑی دیر کیلئے آئے، وہ بھی چلے گئے، منسٹر صاحبان ہماری بات بھی غور سے نہیں سنتے ہیں اور جب ہم کوئی اس اہم مسئلے کے اوپر باتیں حکومت کے Notice میں کوئی تجاویز لانا چاہتے ہیں تو شاہ فرمان صاحب اپنی گپ شپ میں لگے رہتے ہیں اور End پر یہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن اگر کوئی اچھی تجویز لاتی تو ہم اس کے اوپر غور کرتے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی تجویز ہمیں امریکہ سے لانا پڑیگی شاید، کہ وہ ان کی سمجھ میں آئے، جو ہماری سمجھ میں بات آتی ہے، وہ ان تک ہم پہنچاتے ہیں جناب سپیکر صاحب! بڑی اچھی بات ہے، میں مرکزی حکومت کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، صوبائی حکومت نے بھی اپنا نمائندہ مذاکرات کیلئے دیا، شاید اگر یہ عمل بہت پہلے شروع ہو جاتا تو اس سے صوبے کے پچاس سے ساٹھ ہزار لوگ جو اس دہشت گردی میں خصوصی طور پر شہید ہوئے، شاید وہ نہ ہوتے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت اگر یہ بات کہہ کر جناب سپیکر صاحب! یہ جان چھڑا لے، دہشت گردی صرف اس صوبے کا مسئلہ نہیں اور امن وامان میں دہشت گردی ہی صرف نہیں آتی جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ٹارگٹ کلنگ بھی ہو رہی ہے، یہاں پر دکاندار پریشان ہیں، یہاں پر ملازم پریشان ہیں اور یہاں پر بھتہ خوری بھی ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب! اور اب تو یقین جانیئے کہ ہزارہ ڈویژن ایک انتہائی امن والا ڈویژن تھا، جناب سپیکر صاحب! ایک شخص بندوق اٹھاتا ہے اور آنکھیں بند کر کے دس دس قتل کر دیتا ہے، پرواہ ہی نہیں ہے، حکومت نام کی کوئی چیز

نہیں ہے، یہ پچھلے ڈیڑھ مہینے میں دو تین وارداتیں ایسی ہوئی ہیں، میرے ڈسٹرکٹ کے اندر جناب سپیکر صاحب! ایک شخص نے تین سال چار سال اور سات سال کے بچے کو ذبح کر دیا اور اسے یہ بھی پرواہ نہ ہوئی کہ حکومت میرے خلاف یا پولیس میرے خلاف کوئی ایکشن لے گی اور دس بندوں کو دن دیہاڑے ایک شخص نے قتل کر دیا، تو یہ ساری ذمہ داری جناب سپیکر صاحب! حکومت کی ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ حکومت ہماری باتوں کو مذاق سمجھتی ہے اور یا یہ اپوزیشن کا بلایا گیا اجلاس کوئی اپنی ہتک سمجھتا ہے اور اس میں دلچسپی نہیں لیتے اور جو نشاندہی ہم کرتے ہیں، شاید یہ ان کو اچھی نہیں لگتی، بہر حال ہمیں ریکارڈ کے اوپر میڈیا کے سامنے، پریس کے سامنے ہمارا فرض ہے کہ جو خامیاں، جو خرابیاں، جو مسائل اس صوبے کے عوام کے ہیں، ہم حکومت تک پہنچاتے ہیں، انہیں ریکارڈ کے اوپر لاتے ہیں، آگے ان کی مرضی ہے اور اگر ہم یہ کہیں جناب سپیکر صاحب! کہ پچیس ضلعوں کے اندر جو چیئر مین زکواۃ لگائے گئے ہیں، وہ کس کی مشاورت سے لگائے گئے ہیں؟ تو منسٹر صاحب ادھر سے کھڑے ہو کر ہمیں مارنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں، کیا یہ ہمارا حق نہیں ہے جناب سپیکر صاحب! کہ ہم ان سے کسی بات کی وضاحت پوچھیں؟ تو ہم بھی اپنے اپنے حلقوں سے یہاں پر آئے ہیں، بہر حال یہ ان شاء اللہ جناب سپیکر صاحب! ہمیں اتنی محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جو حالات جا رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، جہاں پر ناانصافیاں ہوں، جہاں پر انصاف کے نام پر سپیکر صاحب! انصاف کے نام پر ناانصافی ہو تو پھر ان لوگوں کو اپنے لوگ چھوڑ دیتے ہیں، آج جو ہم دیکھ رہے ہیں، یہ ناانصافی کی وجہ سے سب کچھ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اپنے فرض کو نبھائے اور اس صوبے کے لوگوں کی تکالیف میں کمی لائے، اس صوبے کے لوگوں کی پریشانیوں میں کمی لائے۔ یہاں پر امن وامان آپ بالکل دس مہینے حکومت میں بیٹھ چکے ہیں، آپ دیکھ لیں کہ کچھ کمی آئی ہے، ٹارگٹ کلنگ میں کوئی کمی آئی ہے، بھتہ خوری میں کمی آئی ہے؟ دہشت گردی میں الحمدللہ یہ مذاکرات جو جاری ہیں، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی مذاکرات کیلئے جو ہم سب کی، اس صوبے کی تمام سیاسی جماعتوں کی خواہش تھی، تقریباً ان شاء اللہ یہ جب سے مذاکرات شروع ہوئے ہیں تو کافی، صوبے کے اندر وہ تقریباً نو دس Daily یا اس سے بھی زیادہ جو وارداتیں ہوتی تھیں، ان میں کافی کمی آئی ہے۔ مذاکرات کے دوران بھی کچھ واقعات اس طرح کے ہوئے اور اس میں تقریباً جو لوگ نہیں چاہتے تھے کہ طالبان اور حکومت کے درمیان مذاکرات کامیاب ہوں، انہوں نے کچھ واقعات کرنے کی کوشش کی، بہر حال اس میں وہ ناکام ہوئے، Discourage ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان مذاکرات کو پایہ تکمیل تک

پہنچائے تاکہ ہمارا صوبہ، بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا، جس آگ میں جل رہا ہے جناب سپیکر! جتنا نقصان صوبہ خیبر پختونخوا کا ہوا ہے، یہ میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا پاکستان کی جنگوں میں اتنے ہمارے لوگ شہید نہیں ہوئے جتنے دہشت گردی کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے صوبے کو امن دے اور ہم سب کو مل کر امن کی کوششوں میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ چونکہ مولانا لطف الرحمان صاحب نے کافی تفصیل سے بات کی ہے تو میں آخر میں، ہماری اس اسمبلی کے ایک ممبر اور قائد حزب اختلاف سردار مہتاب احمد خان صاحب کو کل صوبہ خیبر پختونخوا کا گورنر منتخب کیا گیا اور ان کی حلف وفاداری کی تقریب ہوئی، اس پر میں اس پورے ہاؤس کی طرف سے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔ سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر، زه ستاسو ډیر زیات مشکور یم چې تاسو ما له په دې اهم موضوع باندې د بحث کولو موقع راکړه۔ جناب سپیکر، زما نه مخکښې لطف الرحمان صاحب هم په دې باندې خبرې وکړې او نلوټها صاحب هم په دې باندې خبرې وکړې، دا ایشو که یو لحاظ سره اوګورو نو زمونږ د صوبې په ټولو کښې اهم او میجر ایشو چې ده، هغه امن و امان دے او څو پورې چې دا ایشو نه وی Tackle شوې، زمونږ نورې مسئلې حل کیدې نشی، نه معاشی ترقی کیدې شی، نه ډیویلپمنټ کیدې شی او نه هغه شان صوبه ترقی کولې شی۔ نو جناب سپیکر، زه افسوس سره دا خبره کوم چې دومره اهم موضوع باندې مونږ خبرې کوؤ، امن و امان سره Related Issue باندې بحث کوؤ لګیا یو خو که وګورئ نو په ګیلریز کښې نه د پولیس Representative شته، نه د هوم ډیپارټمنټ هغه شان Representation شته۔ جناب سپیکر، بیا دغه شان دې نه مخکښې اسمبلو کښې به چې کله بحث په اهم موضوع باندې کیدو نو د حکومت د طرف نه به منسټران ناست وو او هغوی به Notes اخستل او باقاعده د هغې د جواب د پاره به ئې پوائنټس جوړول خو جناب سپیکر! مونږ دا نه وینو چې د چا دا انټرسټ شته، کیدې شی دوئ سره د صوبې د امن و امان څه فکر نه وی خو کم از کم مونږ روزانه خلقو ته مخامخ کیږو، مونږ نه خلق همیشه روزانه دا تپوس کوی چې دا امن به کله راځی، زمونږ دې صوبې سره دا زیاتے ولې کیږی، دې

پښتون قام سره دا زیاتے ولې کیږی؟ جناب سپیکر! دغه تپوس مونږ د دوئ نه کوؤ ځکه چې که اوګورو جناب سپیکر! د آئین آرټیکل 9 چې دے، دا په مرکزی حکومت هم لاګو کیږی او دا په صوبائی حکومت هم لاګو کیږی او هغه دا وائی چې "No person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law" جناب سپیکر! دا ذمه واری د سټیټ جوړیږی چې هغه به د امن و امان د پاره، د خپل اوسیدونکو د پاره، د خپل سټیزنز د پاره د تخفظ ورکولو د پاره به اقدامات اوچتوی، جناب سپیکر! د جنورئ په اخر کښې په 28 جنورئ باندې د مذاکراتو د عمل شروع کولو خبره اوشوه او تقریباً ټولو ویلکم کړه ځکه چې زمونږ مقصد دے چې امن راشی او زما خیال دے یو پارټی به هم د دې مخالفت نه کوی، هر څوک دا غواړی چې امن د راشی بالکل خو جناب سپیکر! مونږ اوسه پورې په دې پوهه نه شو، د مذاکراتو عمل یو طرف ته په اخبارونو کښې راځی چې جاری دے، کمیټئ پکښې هم یو ځل بدلې شوې خو اوسه پورې مونږ د هغې دغه او نه کتل چې په کوم Parameter کښې دا خبره کیږی؟ جناب سپیکر! په دیکښې کوم 'مین' سټیک هولډرز دی نو هغه د فاټا خلق دی او زمونږ د صوبې خلق دی، اوسه پورې زمونږ د صوبې یا د فاټا مشرانو سره څومره مشاورت شوے دے چې بهئ مونږ د کوم حد پورې او کوم دغه باندې دیکښې فیصله کوؤ؟ او بیا خاصکر چې دا اوس کومه کمیټی قائمه شوه جناب سپیکر! دا خو یو پولیټکل مسئله ده، د دې حل چې دے هغه پولیټکل یو Solution کیدے شی، هغه زمونږ د بیوروکریټس نه آیا دا طمع لرلې شو چې هغوی به هغه لحاظ سره دیکښې څه پیش رفت اوکړی؟ ځکه چې څو پورې چې پولیټیکل فورسز ډرائیونګ سیټ کښې ناست نه وی، مرکزی حکومت صوبائی حکومت په ډرائیونګ سیټ کښې ناست نه وی نو دا مسئلې حل هغه شان نشی راوتلے جناب سپیکر، دیکښې Political input چې دے هغه ټولو کښې اهم دے۔ بیا جناب سپیکر! په دې حوالې سره هم زه دغه کوم چې عجیبه خبره ده، یو طرف نه خو دا خپل د قیدیانو د رهائی مطالبې کیږی خو چې دا دلته نه چې کوم خلق اغواء شوی دی، زمونږ د Law Enforcing Agencies خلق اغواء شوی دی، زمونږ وائس چانسلران اغواء شوی دی، اجمل خان صاحب د څومره مودې نه

چې دے د هغوی په قید کښې دے نو د هغې د پاره ولې آواز نه اوچتیږی او دا پکار دے چې This should be made a point چې بهئ چې د هغې طرف نه یو ډیمانډ کیږی چې دے طرف نه هم چې دے د رهائی هغه یو ډیمانډ وکړلې شی۔ جناب سپیکر! دغې سره سره د پولیو یو ډیر لوئې اهم مسئله ده او خاصکر زمونږ دې صوبې ته هغه ټولو کښې اهم دغه ده، ولې نه چې د پولیو دا ایشو چې ده چې دا هم د دې مذاکراتو حصه جوړه کړې شی چې یره یو طرف ته تاسو خو د ډز بندئ خبره کوئ خو بیا بل خوا ته د پولیو ورکرز چې هغه زمونږ د ماشومانو د مستقبل سره د هغې یو دغه تړلے دے نو بیا ولې نه چې تاسو د پولیو دا ایشو چې ده چې دا هم د هغې حصه جوړه کړې شی نو د هغې به یو دغه رااوځی، نتیجه به رااوځی۔ بل جناب سپیکر! عجیبه خبره دا ده یو طرف ته واقعات هم کیږی بل خوا ته دا دغه هم دے چې یره ډز بندی هم ده، اوس دې باندې سړے نه پوهیږی چې دا کوم طرف نه څه دغه کیږی؟ بیا ورسره ورسره، لطف الرحمان صاحب هم هغې طرف ته خبره وکړه چې دا کوم دا Kidnapping for ransom, extortion او زه دا په پوره یقین سره وایم چې دا څومره چې نن د دې نه مخکښې چرته دومره Kidnapping for ransom او Extortion نه وو نو جناب سپیکر! دا هم د هغې حصه جوړول پکار دی چې یره دا عمل روان وی نو څنګه به دا مسئله مخکښې ځی؟ دغه وجه ده جناب سپیکر! Confusion دے، Ambiguity ده او څوک په اعتماد کښې اخستلې شوی نه دی، د هغې د وجې نه نن د یو حلقه اثر یو دا رائې جوړیږی لګیا دے چې یره دا مذاکرات به بې نتیجه رااوځی، جناب سپیکر! دې طرف ته توجه ورکولو ضرورت دے، زه دیکښې د مرکزی حکومت ته هم دا خواست کوم چې یره خدائے شته دې مسئلې طرف ته توجه ورکړئ، که زمونږ وزیراعظم صاحب دورې کوی او ځی د بهر نه انویسټرز راوستلو او د چین او د نورو ځایونو نه دغه کوی، هغه هم ضروری ده خو تر څو پورې چې دا مسئله نه وی حل شوې جناب سپیکر! یو انویسټر به هم نه راځی، څوک به هم دلته که راځی انویسټمنټ به نه کوی، پکار دا ده چې دې مسئلې طرف ته د مرکزی حکومت هم توجه وی او بیا خصوصاً د صوبائی حکومت خو دا ټولو کښې اهم ذمه واری جوړیږی چې دوئ د دې طرف ته توجه ورکړی۔ بیا ورسره ورسره چې دا کومه

خبره چې لکه اوس دلته لطف الرحمان صاحب وکړه چې بعضې داسې حصې دی چې هغه کیدې شی چې څو ورځو کښې داسې No go areas جوړ شی چې هغې ته کیدې شی چې بیا پولیس هم نشی تللې، جناب سپیکر! دا خو د صوبائی حکومت ذمه واری جوړیږی چې د هغې د پاره اقدامات اوچت کړی، مونږ اوسه پورې څه او نه لیدل، وروستو ځل هم په دې باندې مونږ بحث وکړو، خبرې اوشوې خو د هغې څه نتیجه رااو نه وتله جناب سپیکر، نن بیا مونږ خبرې کوؤ خو چې دا کوم مونږ ته Seriousness دلته کښې ښکاری، دا دلته کښې چې کوم Attitude مونږ ته ښکاری نو مونږ ته نه ښکاری چې دې نه به څه رااوځی۔ جناب سپیکر! بطور د عوامو نمائنده، بطور د دې صوبې نمائنده، بطور د پښتنو نمائنده دا زمونږ فرض جوړیږی چې مونږ به د دې نشاندهی کوؤ، بار بار به نشاندهی کوؤ او ستاسو توجه به دیخوا ته راګرځوؤ جناب سپیکر۔ دې سره سره جناب سپیکر! زه دې طرف ته هم دغه کوم چې عجیبه خبره ده ډبل سټینډرډز دی په مرکز کښې خو بعضې خلق د تحفظ پاکستان بل چې دے، د هغې مخالفت کوی خصوصاً زه د صوبائی حکومت په حواله سره خبره کوم، مونږ هم د هغې مخالفت کړے دے خو چې په دې صوبې کښې Vulnerable and sensitive sites والا بل چې کوم هغې کښې هم Fundamental rights د دې ځائې خلقو چې دے، هغه Violate کیږی نو هغه یو طرف ته تاسو داسې قسمه بلونه پخپله هم پاس کوئ، بیا په مرکز کښې چې دوئ وائی چې یره مونږ د هغې مخالفت کوؤ او مونږ عدالت ته ځو، زه خو په دې باندې پوهه نه شوم چې دا کوم ډبل سټینډرډز دی، بیا خو پکار ده چې پالیسی خو یو وی چې هلته کښې تاسو مخالفت کوئ، پکار ده چې دلته کښې داسې قانونونه تاسو نه نافذ کوئ، داسې قانونونه نه پاس کوئ چې کوم سره د Fundamental rights چې دے Violation کیږی۔ جناب سپیکر! هم دغه وجه ده چې مونږ ته نه ښکاری چې حکومت هغه شان موجود دے، مونږ ته نه ښکاری چې خلقو د مسئلو طرف ته توجه ورکړې کیږی، نو هم دغه وجه ده چې Frustration چې دے هغه په عوامو کښې زیاتیږی لګیا دے، مایوسی په عوامو کښې زیاتیږی لګیادے۔ که تاسو اخبارونه رااوچت کړئ نو هغې کښې هم یو دا تصویر دغه کیږی چې دلته کښې هډو حکومت نومې شے موجود نه دے، جناب

سپیکر! دې طرف ته توجه ورکول ضروری دی ځکه چې مونږ نه به دا خلق تپوس کوی، دا قوم چې دے چې دې اسمبلئ ته ئې مونږ رالیږلی یو، که څوک د اقتدار په کرسئ ناست وی او که څوک د اپوزیشن په کرسئ ناست دی، خلق به دا تپوس کوی چې یره مونږ خو تاسو له ووټ درکړے وو، مونږ خو په تاسو باندې اعتماد کړے وو ، مونږ خو تاسو له دا اختیار درکړے وو چې تاسو لاړ شئ هلته کښې زمونږ تپوس وکړئ، زمونږ نمائندګی وکړئ، نو آیا تاسو د هغې نمائندګئ حق ادا کړے دے او که نه؟ دا اوس چې کومه رویه ده د حکومت، کم از کم زه دا نشم وئیلے چې دوئ هغه حق ادا کوی لګیا دے جناب سپیکر! بلکه مونږ ته دا ښکاری چې دوئ هغه حق نه ادا کوی لګیا دے۔ زه هغه خپلې خبرې په دې خبرې باندې ختموم جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: زه لږ یو وضاحت کول غواړم چې چیف منسټر ته به په دې باندې زه باقاعده یو لیټر هم کوم او ټول چې دلته څومره هم Concerned departments وی، چې کوم Topic باندې، کوم ایشو، کوم ایجنډا باندې، نو پکار ده چې د هغې سیکرټری دلته موجود وی او دلته که هوم سیکرټری نه وی یا د هوم ډیپارټمنټ څوک ذمه دار نه وی نو په هغې باندې به زه باقاعده د اسمبلئ د طرف نه چیف منسټر ته او هغوی ته زه دغه لیږم۔ دلته څوک شته مونږ سره اوس؟ محمدعلی شاه صاحب، مولانا صاحب، دا به د دلته نه، د سیکرټریټ نه به باقاعده لیټر چې دے زه دغه کوم۔ دا د ټولو نه اعلیٰ اداره ده، د دې ادارې Respect، د دې ادارې چې کوم Correspondence دے هغې ته ډیر ضروری ده چې څومره هم دغه وی چې هغه دې ته باقاعده جوابده دی او دې باندې به هیڅ قسمه Compromise نه کوؤ۔ مفتی صاحب۔

<u>مفتی سید جانان</u>: زه جی هم دا خبره کوم، حکومت جی، لکه څومره حده پورې مونږ ګورو حکومت سنجیدګئ سره دا مسئله نه اخلی او اسټیبلشمنټ دغې خبرې ته هیڅ توجه نه ورکوی، دا د عوامی منتخب نمائندګانو توهین دے جناب سپیکر صاحب! پکار ده چې د کومې محکمې متعلق خبره وی د هغې محکمې متعلقه کسان دلته کښې، ایوان کښې ناست وی او مطلب دا دے زمونږ او ستاسو خبرې د مونږ ته جوابده وی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سیکرټری چې Concerned وی چې هغه لازم چې کومه ایجنډا وی چې هغې باندې موجود وی۔ سیکرټری صاحب به باقاعده هغوی ته لیټر وکړی۔ محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاه: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ نن چې جناب سپیکر صاحب! ایجنډا باندې کوم، د اپوزیشن چې کوم اجلاس Requisite کړے دے جی، نن امن و امان باندې زما نه مخکښې سکندر خان، مولانا صاحب او نلوټها صاحب ښه په تفصیل خبرې وکړې، جناب سپیکر صاحب! دا یو حقیقت دے چې دا یو ډیره زیاته Important issue ده۔ سکندر خان د آئی جی صاحب او د هوم سیکرټری صاحب دغه مخې ته کیښنودو۔ سپیکر صاحب! دا ایجنډا تقریباً چې دوه ورځې مخکښې یا یو ورځ مخکښې هر ډیپارټمنټ ته ځی خو د هغوی غیرسنجیدګی به ورته اووایو چې نن داسې یو Important issue باندې بحث دے، نه پکښې آئی جی صاحب شته، نه پکښې هوم سیکرټری صاحب شته او دې نه مخکښې تقریباً ګیاره پوائنټس نوره ایجنډا هم ده نو تاسو خو پخپله رولنګ ورکړو، دا زما د طرف نه یو ریکویسټ دے چې کم از کم دلته د ډیپارټمنټ هیډ سیکرټری صاحب ناست وی، اکثر ډپټی سیکرټری رااولیږی، ایډیشنل سیکرټری رااولیږی نو بیا هغه ایشوز چې کوم دلته اسمبلئ کښې مونږ مخې ته کیږدو جناب سپیکر صاحب! نو نه جواب راکولے شی څوک او حکومت هم داسې Light هر څه اخلی نو دا مهربانی وکړئ چې دا یو، درې پیرې تاسو رولنګ ورکړو خو ستاسو د رولنګ باوجود زما په خیال دلته نه سیکرټری راځی، نه آئی جی صاحب راځی، نه هوم ډیپارټمنټ والا څوک راځی نو دا ډیره د افسوس خبره ده جناب سپیکر صاحب۔ زه راځم سپیکر صاحب! د امن و امان په حوالې سره، زما په خیال چې دا څلورم پینځم اجلاس دے او په امن و امان باندې همیشه د پاره ډیر په تفصیل باندې بحث کیږی خو چې څنګه مولانا صاحب، سکندر خان خبره وکړه، د دې ریزلټ مونږ ته اوسه پورې مخې ته رانغے۔ نن که په یو علاقه کښې، په یو صوبه کښې امن نه وی نو زما په خیال هغه صوبه او هغه علاقه چرته هم ترقی جناب سپیکر صاحب! نه شی کولې، نن نه شپږ میاشتې مخکښې اته میاشتې مخکښې چې کوم

وو، د هغې ټولو پارټیانو تقریباً اختیار فیډرل گورنمنټ له ورکړے وو، Peace talks
وو، جناب سپیکر صاحب! لږ دې بنچز ته اووایئ چې لږه توجه وکړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: معزز اراکین اسمبلی! خواست دے چې لږه توجه وکړئ۔

<u>سید محمد علی شاہ</u>: نن هغه اختیار چې کوم مونږ فیډرل گورنمنټ ته جناب سپیکر صاحب! ورکړے وو، د هغې په رنړا کښې کمیټیانې جوړې شوې، بیا هغه کمیټیانې ماتې شوې، دوباره بله کمیټی جوړه شوه خو نن تاسو یقین وکړئ چې اوس هم ډیر زیات کنفیوژن دے د خلقو په مغزو کښې۔ نن گورنمنټ دے، د هغې سره د گورنمنټ کمیټی ده، طالبان دی، د طالبانو کمیټی ده او بل طرف ته آرمی ده، زما په خیال پولیټیکل پارټیز دی، ما ته چې کوم جناب سپیکر صاحب! څه ښکاری راروان دور کښې، مونږ بار بار دا وایو، هر یو پارټئ والا دا خبره کوی جناب سپیکر صاحب! چې مونږ به کم از کم د امن په حوالې سره پوائنټ سکورنگ نه کوؤ، چې کوم ځائې کښې د امن مسئله راځی نو مونږ به ټول په یو پیج باندې راځو، که هغه آرمی ده که پولیټیکل پارټیز دی که نور داسې دې سره Related کسان وی، پکار ده چې مونږ دا ملک بچ کړو، دا خپله صوبه بچ کړو ځکه چې اور زمونږ په دې صوبې باندې بل دے، زمونږ خاورې ته چې څومره نقصان کیږی جناب سپیکر صاحب! زمونږ دې خاورې ته راروان دے نو زما خو یو فیډرل گورنمنټ ته هم دا ریکویسټ دے چې ماته دا نه ښکاری نن چې مونږ کوم اخبارونه گورو، ټاک شوز گورو، طالبانو چې کوم لسټ جناب سپیکر صاحب! ورکړے وو، گورنمنټ چې کوم رااولگیدو، غیرعسکری هغه ئې چې ریلیز کړل، گورنمنټ وائی چې مونږ دا کسان ریلیز کړل، طالبان ئې نه منی، آرمی والا جناب سپیکر صاحب! نه منی، نو دا زما په خیال چې د دې نه دا خبره معلومیږی چې هغوی په خپل ځائې باندې خفه دی، دلته گورنمنټ والا په خپل ځائې باندې خفه دی، آرمی والا په خپل ځائې باندې خفه دی، نو د دې نتیجه به جناب سپیکر صاحب! څه رااوځی؟ نن پکار دے چې مونږ دا هر څه شاته کړو، نن پکار دے چې مونږ ټول جناب سپیکر صاحب! په یو پیج باندې راشو گنی دا زمونږ مثال به د یو داسې قوم جوړ شی چې زمونږ راتلونکے نسل به په دې ډیر زیات خفگان ظاهروی۔ که دا هر څه مونږ شاته نه کړل نو زمونږ صوبه خو په اور

کښې ولاړه ده خو یریږم دا چې ټول ملک به په اور کښې ودریږی۔ دا مذاکرات سنجیده اخستل پکار دی او دا کوم کسان چې اغواء شوی دی نو په مذکراتو کښې د هغوی خبره څوک نه کوی، د سلمان تاثیر صاحب د ځوئې خبره څوک نه کوی، د پروفیسر اجمل خبره اوسه پورې مخې ته رانغله چې یره د دې دواړو د رهائی خبره شوې ده نو کم از کم چې دلته د هغوی کسان ریلیز کیږی نو پکار ده چې هغوی هم Goodwill gesture دا ورکړی چې کم از کم دغه درې کسان رها کړی نو هله به دا Peace talks کامیاب کیږی جناب سپیکر صاحب، چې د یو طرف نه چرته هم، د یو لاس نه چرته هم پړق نه دې ختلے چې یو طرف ته مونږ دا کار کوؤ او بل طرف ته، او په دې هم زیات د خوشحالئ خبره دا ده جناب سپیکر صاحب! چې په اوله پیره داسې سټیټمنټ مونږ په اخبار کښې اوکتلو چې په Public places کښې، په حجرو کښې، په بازارونو کښې دا بې ګناه خلق وژل دا حرام دی، دا د طالبانو سټیمنټ خدائے شته ما پخپله کتلے دے، دا زمونږ د پاره ډیره د خوشحالئ خبره ده خو هسې هم بس مسئله دا ده چې د آئین دوئ تردید کوی۔ دلته درې څلور دهماکې په دې دوران کښې اوشوې، د آئین دوئ تردید کوی، حکومت هم دا تردید کوی چې یره دا طالبانو نه ده کړې، زه بار بار دا خبره کوم جناب سپیکر صاحب! حکومت هم وائی چې دا دریم قوت کړې ده، طالبان هم دا منی چې دریم قوت کړې ده، دا دریم قوت به مونږ ته څوک ښائی جناب سپیکر صاحب؟ ماته خو د دریم قوت څه داسې علم نشته چې یره دریم قوت، دا دریم قوت پکار دے چې مخې ته کیږدی چې هغوی د مرئ نه مونږ اونیسو، چې څو پورې مو دا دریم قوت نه وی نیولے، دا Peace talks به هم دغسې، مونږ به تباهئ طرف ته روان یو۔ نو جناب سپیکر صاحب! دا مسئلې دی، دا خبرې دی، دا پکار ده چې مونږ د کم از کم ایم پی ایز ته دا خبرې مخې ته کیښودلې شی، In camera briefing اجلاس کوی ګورنمنټ، فیډرل ګورنمنټ له هم پکار دی چې یره مونږ کم از کم صوبائی ګورنمنټ On board واخلی او صوبائی ګورنمنټ له دا پکار دی چې مونږ ټول ایم پی ایز On board واخلی، نو کم از کم مونږ به هم، مخې ته چې مونږ نه څوک تپوس کوی، اوس بحیثیت یو منتخب نمائنده مانه په کلی کښې څوک تپوس کوی چې څه روان دی او زه د

مینځ نه څه خبر نه یم، ستاسو نه تپوس وکړی، په دغه ذمه واره کرسئ باندې ناست یئ، تاسو د مینځ نه خبر نه یئ چې په مینځ کښې څه روان دی نو دا زمونږ د پاره د افسوس خبره ده، پکار ده چې مونږ کم از کم دا بریف کړی چې یره د دې حد ته اورسیدل نو مونږ څه پوائنټ سکورنګ نه کوؤ۔ دا زه بار بار وایم، په هر اجلاس کښې مو دا خبره کړې ده چې یره مونږ به د ګورنمنټ مټې یو، مونږ به ګورنمنټ په دې سلسله کښې مضبوط کوؤ جناب سپیکر صاحب! مونږ په د امن، کم از کم د امن حوالې سره مونږ به د ګورنمنټ مخالفت نه کوؤ، که هغه د صوبې ګورنمنټ دے او که فیډرل ګورنمنټ دے۔ دا درله زه تسلی درکوم ان شاء اللّٰہ تعالیٰ چې مونږ به ستاسو مټې یو او ستاسو که خیر وی دغه به درله مضبوط کوؤ (تالیاں) خو کم از کم مونږ هم On board اخستل پکار دی۔ جناب سپیکر صاحب! د صوبې په حوالې سره دې ملګرو هم دا خبره وکړه او دا حقیقت دے، دا As a Opposition Member زه دا خبره نه کوم یا زه تنقید نه کوم چې یره تنقید برائې تنقید به کوم، مونږ چې څه خبره کوؤ د حکومت د اصلاح د پاره به دا خبره کوؤ۔ نن ډاکټران محفوظ نه دی، نن تاجران محفوظ نه دی، نن عام اولس محفوظ نه دے، د دې ذمه واری جناب سپیکر صاحب! د چا ده؟ دا د حکومت وقت دغه ده چې هغه د دوئ پروټیکشن وکړی۔ نن حیات آباد ته اوګورئ، د حیات آباد نه جناب سپیکرصاحب! څه شے جوړ شوے دے، خدائے شته چې حیات آباد کښې ښکاره د شپې څوک نه شی ګرځیدے، خپل دبچو سره څوک نشی ګرځیدے۔ حیات آباد د دې پیښور زړه دے زړه، جناب سپیکرصاحب! نن د پیښور دې بازارونو ته اوګورئ، دلته کهلاؤ خپل Family سره څوک نشی ګرځیدے، نو دا کم ازکم چې پیښور زمونږSafe نه دے، د پیښور پروټیکشن نشته، ښکاره طالبان راځی، ښکاره دهشت ګرد راځی او په پیښور کښې حمله کوی او کله پکښې ناظم وژنی او کله پکښې عام اولس وژنی او د دې ځائې نه په ګاډو کښې کښینی او بیا واپس خپل بارډر ته لاړ شی، دا د دوئ ذمه واری ده جناب سپیکرصاحب! دا د دې حکومت وقت ذمه واری ده۔ نن د پولیو، پولیومهم مونږ چې که پیښور کښې چلوؤ که په مردان کښې چلوؤ که کوم ډسټرکټ کښې زمونږ پولیو مهم روان دے، زما په خیال دے د ټولې صوبې پولیس په هغه یو

ډسټرکټ کښې د هغوی حفاظت کوی، دا زمونږ د پاره د شرم خبره نه ده چې مونږ یو خپل پولیو ورکر نه شو ساتلے ؟ کله ئې د پی ټی آئی په ورکرانو باندې کوئ، دا د پی ټی آئی د ورکرانو ذمه واری نه ده جناب سپیکرصاحب! دا د حکومت ذمه واری ده، دا د ډیپارټمنټ ذمه واری ده چې زه خپل پولیو ورکر نه شم ساتلے او زه خپل ورکرانو ته وایم چې یره راشه ته د دې پولیو، نو حکومت چرته لاړو اوده دے جناب سپیکرصاحب؟ نو په دې خبرو باندې به سوچ کوؤ، دا مونږ د جذباتو نه نه یو لګیا یا مونږ تنقید برائې تنقید نه کوؤ، مونږ چې دلته څه خبره کوؤ هغه به ستاسو د اصلاح د پاره کوؤ او څنګه چې مولانا صاحب خبره وکړه جناب سپیکرصاحب! دا یو خبره کوم، دا مونږ دلته نن څه فوټو سیشن له نه راځو یا تقریرونو له نه راځو یا پریس ورونړه دلته زمونږ ناست دی، دوئ له د Statement په حوالې سره دلته نه راځو چې یره مونږ به اجلاس راغواړو همیشه د پاره او حکومت به زمونږ خبرې اوری او د هغې ریزلټ به مونږ له نه راکوی، کم ازکم چې د دې سیشن ختمیدو سره پکار دے چې مونږ اپوزیشن تاسو کښینوئ چې یره د دې، د دې خبرې دا دا نتائج دی نو هله به وورور ولی چلیږی چې دا خبرې نه وی جناب سپیکرصاحب، نو مونږ به هم هسې چغې وهو او حکومت به هم راته خاندی او اوری به ئې او ریزلټ به ئې نه رااوځی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مہربانی جی، سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه سپیکرصاحب۔ سپیکرصاحب! زمانه مخکښې دا چې کومه ډیره زیاته اهمه ایجنډا ده چې په دې ملک کښې کوم جاری مذاکرات دی، په هغې کښې د صوبائی حکومت کردار او بیا د هغې مذاکراتو چې څومره پیش رفت شوے دے او بیا زمونږ په صوبې باندې د هغه مذاکراتو اثرات چې دی، هغه څه دی؟ سپیکرصاحب، ډیر په تفصیل باندې زما ملګرو په دې باندې خپله خبره وکړه او د تحفظاتو اظهار پرې هم اوشو او تجاویز هم د هغوی مخې ته راغلل، سپیکرصاحب! مونږ دا ګنړو چې د کله نه دا مذاکرات شروع شوی دی، مونږ ګورو چې دهشت ګرد چې دی، هغه خاموشه دی خو بل طرف ته که مونږ ګورو خصوصاً زمونږ په دې صوبه کښې بهته خوری چې ده، هغه داسې عروج ته رسیدلې ده چې د دې صوبې هر بشر چې دے، هر انسان چې دے، هغه نفسیاتی

مریض جوړ شوے دے او د هغې سره سره اغواء برائے تاوان او ټارګټ کلنګ چې دے ، غالباً په هغې کښې هيڅ کمے نه دے راغلے او زه دا ګڼړم چې که په جسمانی توګه باندې د دې مذاکراتو د عمل په دوران کښې په هغه دهماکو کښې کمے راغلے دے ، په نفسياتی توګه باندې د دې صوبې ټول خلق چې دے دومره د دباؤ ښکار دے چې د هر چا ژوند چې دے ، هغه د جمود ښکار دے۔ سپيکرصاحب! د دې مذاکراتو د عمل دوران کښې که مونږ اوګورو، د دې دواړو کميټو د طرف نه په مختلفو وختونو کښې مختلف مؤقف چې دے ، هغه مخې ته راغی۔ مونږ دا خبره هم اورو چې د پاکستان په آئين کښې د ترميم اوشی نو دهشت ګرد يا طالبان چې دی هغه به د پاکستان آئين اومنی، مونږ په دې خبره نه پوهيږو چې کوم خلق داخبره کوی چې د پاکستان په آئين کښې د ترميم اوشی، آيا دا خلق په حقيقی معنو کښې د دې قوم نمائندګی کوی او که خدائے مه کړه د هغې دهشت ګردو نمائندګی کوی؟ سپيکرصاحب، مونږ دا هم وئيل غواړو چې د دهشت ګردئ په دې ټوله لړئ کښې د ټولو نه زيات نقصان چې دے هغه خيبر پختونخوا ته شوے دے ، هغه قبائلی سيمې ته شوے دے۔ په دې خيبر پختونخوا کښې که زه اوګورم، دهشت ګردئ په ټوله لړئ کښې که زه ئې د دې اسمبلئ نه شروع کړم نو زمونږ په دور حکومت کښې درې ډير معزز ممبران چې دی، هغه شهيدان شوی وو چې د يو نوم بشير بلور وو، د بل نوم عالمزيب وو، د دريم نوم ډاکټر شمشير وو او بيا په دې روان حکومت کښې د دې اسمبلئ درې ممبران چې د يو اسرار شهيد، عمران شهيد او فريد خان شهيد چې دے ، شپږ خو زمونږ صرف د دې صوبې پارليمنټرين چې دی، هغه شهيدان شوی دی۔ که سکالرانو ته لاړ شم، ډاکټر فاروق الله د اوبخښی، مولانا حسن جان صاحب الله د اوبخښی، که زه ملټری ته لاړ شم، په دې لړئ کښې د ملټری ډير لوئې لوئې افسران چې دی، هغه شهيدان شو، د پوليسو لوئې لوئې افسران چې دی هغه شهيدان شو۔ که زه صحافيانو ته لاړ شم، که عامو خلقوته لاړ شو، که ټريډرز ته لاړ شو، که د کومې طبقې هم زه نوم اخلم، دا دومره لويه بدقسمتی وه د دې وطن او د دې خاورې چې دې بدقسمتې د دې وطن يوه طبقه چې ده، هغه هم پرې نه ښوده، هر طبقه چې ده هغه متاثره شوه۔ زه نن ډير په افسوس سره دا

خبره کوم چې که یو طرف ته د دهشت گردئ په دې ټوله لړئ کښې د ټولو نه سیوا متاثره دا صوبه ده، زه نن ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې د ټولو نه غیر ذمه وار، غیرذمه واره او ډیر بې حسه هغه زما نن د دې صوبې صوبائی حکومت دے۔ نن د دې حکومتی پارټئ مشر چې دے هغه په روزانه بنیاد باندې دالیکشن کمیشن نه دا مطالبه ضرور کوی چې په دې صوبې کښې جعلی انتخابات شوی دی، ماله ته څلورو حلقو، ماله ته فنګرز پرنټ راکړه، روزانه هغه دا خبره کوی چې دا جعلی انتخابات وو، روزانه هغه دا خبره کوی چې دلته دهاندلی شوې ده خو ما یو ورځ هم د هغه د خلې نه دا خبره وانه وریده چې هغه د پاکستان د مذاکراتو د جوړې شوې کمیټئ ته دا تجویز ورکړے وے چې دا صوبه چې نن ئې هغه له ووټ ورکړے دے چې دې کمیټئ له ئې دا تجویز ورکړے دے چې نن پکار دا ده چې یو طرف ته مذاکرات روان دی او بل طرف ته بهته خوری روانه ده، یو طرف ته مذاکرات روان دی او بل طرف ته د دې صوبې دا ټول خلق چې دے دا دا متاثره دے، لهذا دا صوبه، د دې صوبائی حکومت چې د دوئ نمائنده نن په دې مذاکراتی کمیټې کښې ناست دے، ما لا دا خبره نه ده اوریدلې چې د آفتاب خان شیرپاؤ نه به ئې شروع کړم چې په هغه باندې څومره حملې شوې دی، مولانا فضل الرحمن صاحب له به راشم چې په هغه باندې څومره حملې شوی دی، قاضی حسین احمد صاحب، اللّٰه تعالیٰ د اوبخښی چې په هغه باندې څومره حملې شوې وې، د عوامی نیشنل پارټئ خو نوم ځکه نه اخلم چې د دې دهشت گردئ په لړئ کښې د ټولو نه سیوا تاوان چې په ذاتی توګه باندې شوے دے، هغه عوامی نیشنل پارټئ ته شوے دے خو ما لا د دې حکومت د خلې نه داخبره نه ده اوریدلې چې دې حکومت، دې کمیټئ ته داخبره کړې وی چې راځئ دوئ خو ورسره جنګ کولو بقول د هغوی خو تاسو ورسره روغه کوئ نو چې ورسره روغه کوئ، د پښتنو د وطن دستور دا دے چې راشئ دې مشرانو سره کښینئ، د دوئ نه تجاویز واخلئ او دوئ سره مشوره اوکړئ۔ سپیکرصاحب، عجیبه خبره ده، یو طرف ته دوئ۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، دا سې که زه د قبائلي سیمې مثال واخلم، دومره لویه بدقسمتي تیره شوې ده چې په دې قبائلی سیمه کښې د جرګو او دحجرو مشران نه، پورا پورا جرګې چې دی، هغه وژلې شوې دی خو مونږ Individual او نه کتل چې دې کمیټو دا خبره محسوسه کړې وی چې راشو او د هغه قبائلو مشرانو سره کښینو چې پورا پورا جرګې هغوی حلالې کړې دی، پورا پورا جرګې هغوی وژلې دی چې راشو او هغوی سره هم کښینو چې هغوی مونږ ته څه خبره کوی چې لاړ شو او دویم فریق له هغه خبره یوسو۔ سپیکر صاحب، بل طرف ته که مونږ د حکومت غیرذمه واری ته اوګورو، په دې صوبه کښې داسې حالات روان دی چې که زه صرف د پیښور خبره اوکړم د پیښور، په دې یو پیښور کښې د دې پیښور ای اے سیز چې دی، هغوی د روزانه په بنیاد باندې راپاڅی او د پیښور په ریسټورنټو باندې، د پیښور په دکانونو باندې، د پیښور په بازارونو باندې روزانه هغوی ځی او د دې پیښور نه د میډیا ملګرو د پاره پینتیس لاکھ روپئ او چالیس لاکھ روپئ چې دی دا روزانه د پیښور نه د جرمانو په شکل کښې دا ای اے سی ګان چې دی، دا صوبائی حکومت چې دے، دا اوچتوی، دا خو سرکاری بهته ده، هغه دهشت ګرد که بهته اخلی، هغوی په زور اخلی، دلته دومره بد حال دے سپیکرصاحب! که چرې مونږ دې ته اوګورو، یو طرف ته پکښې د Peace zone خبره کیږی، مذاکرات په دې نکته باندې هم روان دی، د دهشت ګردو دا مطالبه ده چې مونږ له په جنوبی شمالی وزیرستان کښې یو برخه راکړئ چې هلته مونږ کهلاؤ موومنټ کوؤ او مونږ په دې خبره هم سپیکرصاحب! خبر یو چې نن په وزیرستان کښې هغه دهشت ګرد چې دی هغه د وزیرستان یوې حصې ته غونډیږی او نن چې پاکستان ته یو نیم ارب ډالر راغلی دی، خلق دا خبره کوی چې دا تحفه ده خو مونږ نن په دې خبره پوهیږو چې دا تحفه نه ده، دا چې کوم میلمانه دی، زه په پښتو کښې خبره کوم، زه نه پوهیږم چې دا به میډیا والا څنګه Translate کوی خو ماته لګی داسې چې هغه دهشت ګرد چې د وزیرستان یوې حصې ته غونډیږی، دوئ به یو بل ځائې ته په اشر کښې لیږلې شی، په اشر کښې چې د میډیا ملګری پرې ځان پوهه کړی۔ سپیکر صاحب! مونږ شکریه هم د Bill Gate، مونږ شکریه هم ادا کوؤ او د کافر 'بل ګیټ'

شکریه ادا کوؤ ځکه چې هغه مسلمان نه دےاو پکار دا ده چې صوبائی حکومت ئې هم شکریه ادا کړی 51 ملین ډالرز، 51 ملین ډالرز د Polio Campaign د پاره چې کومه قرضه ده نو الله د ورسره ښه وکړی، هغه کافر 'بل گیټ' سره چې هغه قرضه چې ده هغه هغه خلاصه کړې ده۔ سپیکر صاحب! دا ډرامه چې روانه ده، ډرامه او دا دومره لویه قیصه چې روانه ده، دیکښې مونږ د پښتنو خیر نه وینو او زه دا نه وایم چې د دې ټولو خبرو د پاره ذمه وار چې دے هغه صوبائی حکومت دے، دا هم په ډاگه وایم خو دا ضرور وایم چې دا صوبائی حکومت په دې مذاکراتی کمیټئ کښې یا په دې مذاکراتی عمل کښې د دې صوبې نمائندگی کوی۔ نن د صوبائی حکومت نه مونږ دا خبره اورو چې مرکزی حکومت دوئ سره په هر څه کښې مشوره کوی خو نن مونږ د صوبائی حکومت نه دا تپوس کوؤ چې په دې صوبه کښې په تیرو وختونو کښې څومره تاوان شوے دے، څومره نقصان شوے دے، آیا تر ننه پورې دې صوبائی حکومت دغه Stake holders چې دی، دا ئې ځان سره کښینولی دی، د هغوی سره ئې مشوره کړې ده، د هغوی نه ئې رائې اخستې ده؟ داسې صوبائی حکومت نه دی کړی او مونږ صوبائی حکومت ته هم په ډاگه دا خبره کوؤ چې نور صوبائی حکومت په دې خبره ځان نه شی خلاصولے چې دا د تیرو حکومتونو د غلطو پالیسو نتیجې وې۔ مونږ نن دا هم صوبائی حکومت ته وئیل غواړو چې صوبائی حکومت نور ځان په دې خبره هم ځان نن د دې عوامو نه نشی خلاصولے چې دوئ به وائی چې مذاکرات روان دی او خلق د دهشتگردو په رحم و کرم باندې دے۔ نن خو دلته زما ملگری خبره وکړه چې په حیات آباد کښې د شپې گرځیدل گران دی، خدائے شته چې په حیات آباد کښې نه چې په ټوله صوبه کښې نن د ورځې گرځیدل چې دی، دا سپیکر صاحب! ډیر لوئې Risk دے، ډیر لوئې Risk دے او نن دا خبره هم ضرور کوؤ چې بنیر محفوظ نه دے، شانگله محفوظه نه ده، سوات محفوظ نه دے، نن چې مونږ او تاسو په اجلاس کښې ناست یو، درې گهنټې مخکښې د ورځې رنړا په سوات کښې په مټه کښې یو پولیټیکل لیډر چې دے، یو پولیټیکل ورکر چې دے، په هغه باندې حمله اوشوه او هغه اووژلے شو۔ نن مونږ څه اوگڼړو چې آیا دا صوبائی حکومت کامیاب دے، دا صوبائی حکومت ناکامه

دے ؟ او په دې صوبائی حکومت بد نه ګڼړی نن که صوبائی حکومت مونږ له دا پیغور راکوی چې د عوامی نیشنل پارټۍ په وخت کښې هم دا کار روان وو، زه ورته فرق په ګوته کوم چې زمونږ په وخت کښې غلا روانه وه، غلا کیدله، اغواء هم کیدله، ټارګټ کلنګ هم کیدو، حملې هم کیدلې خو سپیکر صاحب! په دې به صوبائی حکومت ځان پوهه کوی چې زمونږ دور حکومت کښې دغه غله چې دی دا په ګیټ نه وو رادننه شوی، دوئ په دیوال راوړیدل، فرق زمونږ په حکومت کښې او په دې حکومت کښې دا دے چې نن هغه غله چې دی، هغوی ته ګیټ کهلاؤ دے، ګیټ، هغوی په دیوال نه هغوی په ګیټ راځی او دا صوبه ئې لوټ کړه او دا صوبه ئې په دې مجبوره کړه چې 65% خلق د دې صوبې نه هجرت وکړو۔ سپیکر صاحب! مونږ په دې هم پوهیږو چې کوم آواز مونږ پورته کوؤ، کومه خبره د دهشتګردو خلاف مونږ کوؤ، د هغې مونږ ته یو تاوان ملاؤ دے، د هغې مونږ یو قیمت ادا کړے دے او مونږ په دې هم پوهیږو چې دا صوبائی حکومت هغه قیمت ادا کولو ته تیار نه دے، دا صوبائی حکومت هغه کردار ادا کولو ته تیار نه دے، که نه وی دا د پښتو په کوم کتاب کښې دی، مونږ ورسره دا هم اومنله چې د اویا زره خلقو د وژلو ذمه وار خلق چې هغوی د اویا زرو خلقو قتل قبول کړے دے، دا دواړه حکومتونه په دې خبره متفق شو چې مونږ ورسره مذاکرات کوؤ، مونږ ورسره دا هم اومنله خو دا خو ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې هغوی روزانه خبره کوی چې زما چې کوم ګرفتار خلق دے دا ماته رها کړه، زما په شرط باندې ماسره خبره وکړه، زه چې کومه خبره کوم، دا منه، ما ډز بندی کړې ده او اوس پکښې نوے Trend دا شروع شوے دے سپیکر صاحب! چې تر اوسه پورې خو به د دغه دهشتګردو بعضې تنظیمونو ذمه واری قبلوله او نن هغه تنظیمونه چې دی، هغه ذمه واری نه قبلوی، نو د پښتو متل دے، نن خو مونږ ته د خپل قاتل غل نه دے معلوم، نو دا د د پښتو متل دے سپیکر صاحب! دا زما نه دے "چې پټ غل باچا دے" باچا ځوک دے، پکار ده چې د پښتنو د دې قاتل تلاش وکړی او دې پښتنو ته د خپل قاتل اووائی چې اؤ دا د قاتل دے۔ سپیکر صاحب! دا داسې مسئله ده چې دا دویم دریم اجلاس دے چې مونږ په دې غرض باندې راغواړو چې په دې مسئلو باندې بحث د دې مقصد د پاره اوشی چې نن

دا صوبه چې ده، زمونږ د صوبې په سر باندې سودا ده، نن ډيره زياته عجيبه خبره ده چې په پنډئ کښې د هماکه اوشی نو زما هغه پښتون ورور چې هغه Daily wages دے ، هغه گاډئ گرځوی، هغه لاړ شی او په هغه سبزی منډئ کښې هغه شهيد شی، د هغه پوتی چې دی هغه بيا خلق راغونډوی۔ مونږ دا خپل مؤقف چې دے د اسمبلئ په فلور باندې صوبائی حکومت ته ځکه په ډاگه ايږدو او مخکښې ئې ورته ايږدو چې دا د دې صوبې نمائنده حکومت دے او دا بيله خبره ده چې دلته يويشت دويشت ملگرو سره سره او برگ برگ گلونه اچولی دی، مونږ هغې ځيز ته نه گورو سپيکر صاحب! خو پکار دا ده چې بيا هم دا حکومت چې دے دا نمائنده حکومت دے ، د دې صوبې د نمائندگئ په توگه باندې پکار دا ده چې څومره Stake holders دی، په ديکښې هيڅ بده خبره نشته، د دوئ کريډټ به پرې سيوا کيږی، دوئ ته به ئې کريډټ ځی، پکار دا ده چې دې ټول Stake holders سره دوئ مشاورت وکړی، دوئ ورسره کښينی او هغه کميټئ ته خپل تجويزونه ورکړی، د يرې خبره نشته، بيا د دوئ دا خبره نه کوی چې مونږ درله دفتر درکوؤ ځکه سپيکر صاحب! چې صوبائی حکومت نه هغوی دفتر نه دے غوښتے نو يره نه ده پکار چې کله ترينه هغوی دفتر اوغواړی نو بيا ورله هم پکار دی چې مونږ سره مشاورت وکړی، نو ان شاء الله مونږ به ورله ښه مشوره ورکوؤ که خير وی، داسې مشوره به ورله نه ورکوؤ چې هغه خبره دوئ نه شی کولې او مونږ به ئې په زور کوؤ او يا خدائے مه کړه مونږ د په زبردستی کوؤ سپيکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکريه جی، مونځ ټائم شوے دے ،مونځ ټائم شوے دے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: سپيکر صاحب، زه بخښنه هم غواړم خو دا به مې ضرور خواست وی چې نن منسټر انفارميشن چې دے هغه ناست دے ، اگرچې دا هم د دې صوبې عجيبه الميه ده چې زه په اخباراتو کښې گورم، وائی وزير صحت، وزير زکواة، او نوټيفيکيشن لا نه دے شوے اوهغه وزيران چې دی هغه د هغې محکمو کار کوی نو د دې حکومت به مونږ کومه کومه ستائنه وکړو خو بهرحال دغه يو څو خبرې وې چې مونږ ورته کولې۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: مهربانی۔ بریک نه پس به ان شاء الله تعالیٰ، د چائې او مونځ د پاره بریک۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: زما خیال دے چې د حکومت د طرف نه د څوک نمائنده خبره وکړی او دغه به وکړو، وائنډ اپ به ئې کړو۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، جی بات کریں، جی راجہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

راجہ فیصل زمان: سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

راجہ فیصل زمان: آج لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن پہ بات ہو رہی تھی، آپ نے خود بھی نوٹ کیا ہے، افسوس تو یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے کوئی بھی ایسا بندہ مجھے گیلری میں نظر نہیں آتا جو پوائنٹس کو نوٹ کر رہا ہو اور سر! اتنا بڑا اجلاس ہونا، اتنا خرچہ ہونا اور اس کے بعد اس کا کوئی Outcome نظر نہ آنا، ایک میسج بھی اچھا نہیں جاتا میڈیا وائز بھی سر! اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کی Seriousness نظر نہیں آتی، مطلب کہ اداروں کی طرف سے بھی بار بار آپ نے سیکرٹری حضرات کو بھی ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے بھی کہا تو انہوں نے کبھی ایس او کو بھیج دیا، کبھی ایڈیشنل سیکرٹری کو بھیج دیا تو یہ سر! ایسی Important چیزیں ہیں، ایک ایسی Important جگہ ہے جس کا ایک تقدس ہے اور ہم بار بار کھڑے ہوتے ہیں، ہمارا یہ مقصد نہیں ہوتا، اصلاح ہی ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہوتی ہے کہ جب ادھر کسی ادارے کا بڑا ہو تو کوئی ہم اچھی Suggestion دے سکتے ہیں، کوئی اچھا مشورہ دے سکتے ہیں اور کوئی قابل عمل مشورہ ہو، اس پہ عمل بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ نہیں دونوں طرف سے کیا جا سکتا ہے، اگر اس طرف سے کوئی اچھا مشورہ آئے تو اسے ہم مانیں گے یا ہماری طرف سے کوئی اچھی تجویز ہے، لیکن اس وقت ہم تجویز دیں کس کو اور اس پہ عمل کون کرے گا؟ اور اتنا بڑا ادارہ ہو اور اس میں لوگ بیٹھے ہوں اور کوئی میسج نہ جائے اور کوئی میسج نوٹ نہ ہو اور اس ادارے کا بڑا نہ ہو تو وہ سر! میرے خیال سے آپ کی چیئر کا بھی تقدس اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل آپ نے بجا کہا ہے، میں سیکرٹری صاحبان کو بھی یہ کہتا ہوں، ابھی فائنل نوٹس دے رہے ہیں، ہم چیف منسٹر کو بھی اس کا ایک لیٹر کر رہے ہیں، اس کے باوجود اگر نہیں آتا تو ہم اس کے بارے میں یہ کرینگے کہ سیکرٹری کے علاوہ ہم کسی کو کارڈ ایشو نہیں کرینگے، (تالیاں) صرف اس کو جو ہے ناں کارڈ ایشو ہو گا، سیکرٹری کے علاوہ کوئی کارڈ نہیں ایشو ہو گا۔

راجہ فیصل زمان: تھینک یو سر، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! امن و امان یوه ډیره اوږده موضوع ده او چې سړے ځومره خبرې ورباندې کول غواړی، دومره خبرې کیږی خو جناب سپیکر صاحب! زمونږ مشر مولانا لطف الرحمان صاحب، سکندر صاحب، سردار حسین بابک صاحب او نلوټها صاحب، دغې مشرانو د امن و امان حوالې سره کافی بحث او کافی تفصیلی خبرې وکړلې۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا کوشش کوم چې هغه خبرې دوباره معاد نه کړم، هغه خبرې بیا اونکړم۔ جناب سپیکر صاحب! دلته دا خبرې هم اوشولې چې مذاکرات کیږی او مذاکراتو کښې د فلانکی کس د خلاصولو خبره پکار ده او د فلانکی پکار ده خو زه جناب سپیکر صاحب! دې خبرې ته حیران یم چې د یو وزیر اعظم ځوئې ملتان نه اغواء کیږی او بیا دادومره لرې مزل کوی، هغه قبائلی علاقې ته راوستلے شی ، دا ملکی ادارې څه شولې؟ غالباً پاکستان به دویم دریم ملک دنیا کښې داسې وی چې ټولونه زیاتې ایجنسیانې دیکښې کار کوی، دویم دریم ملک به وی خو هغې نه باوجود جناب سپیکر صاحب! یو سړے ملتان نه اغواء کیږی او هغه دې علاقې ته او یا وزیرستان ته او یا بلې قبائلی علاقې ته ځی که په زرګونو پوسټونه نه وی خو په سوؤنو مطلب دا دے تهانړو او ناکو باندې هغه سړے راځی، هغې نه بعد هغه یو قبائلی علاقې ته هغه سړے لیږلې شی۔ جناب سپیکر صاحب، هغې نه ماسیوا ، هغه نوم هسې وو، دلته د اجمل خان صاحب خبره اوشوله، که مونږ او تاسو اوګورو پیښور کښې به د یونیورسټی ټاؤن نه محفوظ ځائې بل ماته په نظر باندې نه راځی خو خلق راځی یونیورسټی ټاؤن نه کس اوچتوی او بیا دومره ناکو باندې هغه قبائلی علاقو ته اوړی، جناب سپیکر

صاحب! دا ملکی ایجنسئ څه د پاره دی، آیا زمونږ اداري دومره کمزورې دی؟ د سلمان تاثیر صاحب ځوئې لاهور نه اغواء کیږی او هغه دومره لرې راوستلې شی او یوه اداره په دې باندې دغه نه شی کولې؟ جناب سپیکر صاحب، دا تیرې خبرې دی خو که مونږ دا وایو چې داسې د اوشی خو د دې بنیاد ته تلل پکار دی چې آیا دا ملکی اداري دغې معاشرې ته امن و امان ورکولو کښې ناکامه خو نه دی؟ جناب سپیکر صاحب، بیا کله دا حکومت راغلو، د ډیره اسماعیل خان جیل یوه ډیره لویه واقعه اوشوله او غالباً غالباً ډیرو میاشتو تیریدو باوجود اوسه پورې د هغې رپورټ دغه اسمبلئ ته، ادارو ته هغه دا رپورټ رانغلو چې دیکښې اصل مجرمان څوک دی، دا کوتاهی چا کړې ده؟ او دا دومره مطلوب، حکومت ته مطلوب خلق د چا د وجې نه خلاص شو؟ جناب سپیکر صاحب! هغه رپورټ اوسه پورې مونږ ته دغه اسمبلئ ته نه راغلو او نه په میډیا باندې راغلو او نه مطلب دا دے څوک ورنه خبر شو۔ جناب سپیکر صاحب، نن اخبارونو کښې پرون په میډیا باندې په ټی وی ګانو باندې دا چلیدو چې د بنوں جیل باندې بیا راتلونکی وخت کښې حمله کیدونکې ده۔ جناب سپیکر صاحب، که زمونږ ایجنسئ دومره ایډوانس وی، هغوی ته دومره معلومات وی بیا د هغې د پاره تدارک ولې نه کوی، بیا د هغه د پاره یو حفظ ماتقدم اقدامات ولې نه اوچتوی؟ جناب سپیکر صاحب، پرون دغه پیښور کښې یوې لوئې بستئ ته خطونه راغلی دی او خطونو کښې ئې ورته دا وئیلی دی چې فلانی وخته پورې دا علاقه خالی کړئ، جناب سپیکر صاحب! حکومت څه شو؟ دا خو به نن قبائلی علاقې سره یوه علاقه لګیدلې وی، هغوی ته به وائی، جناب سپیکر صاحب! سبا ته به حیات آباد ته اووائی او راتلونکی وخت کښې به دغې اسمبلئ ته اووائی چې تاسو اجلاس مه کوئ، که زمونږ دا دا مطالبات منئ، صحیح ده او که نه اجلاسونه مه کوئ۔ جناب سپیکر صاحب، زه ډیر معذرت سره دا خبره کوم، حکومت نومې دلته کښې هیڅ څه شے نشته دے، حکومتی Writ ختم دے جناب سپیکر صاحب! زه ځکه هم دا خبره کوم، امن و امان نه د اپوزیشن خبره ده او نه د حکومت خبره ده، نه جناب سپیکر صاحب! ستا خبره ده او نه د وزیر اعلیٰ صاحب خبره ده، امن و امان د دغې صوبې مجبوری ده، امن و امان د دغې

صوبې مسئله ده او حکومت اوګوره، حکومت څوک دی، څوک دلته کښې شته دے؟ وزیر اعلیٰ صاحب ته پکار ده چې پخپله تشریف فرما وے، وزیراعلیٰ د دغې صوبې مشر دے، مونږ د هغه رعایا یو، دا عوام د هغه رعایا دی۔ جناب سپیکرصاحب، زه علی الاعلان داخبره کوم، نه حکومت او نه د حکومتی ادارو د عوامو مره کیدو سره هیڅ څه دلچسپی نشته دے، هغوی وائی چې ماته خیر وی پردې کور د کیدې شی پرون وران وی، ماته د خیر وی، بلې ضلعې کښې د څومره خلق مړیږی، مړیږی دې، ما ته د خیر وی نور که څوک مطلب دا دے مړه کیږی مړه د شی جناب سپیکر صاحب۔ زه دا ګزارش کوم جناب سپیکر صاحب، دا سنجیده خبره ده، دا د ټولو اجتماعی مسئله ده، که امن وی مونږ او تاسو به ټول یو، که امن نه وی نه به دا اسمبلی وی او نه به اپوزیشن وی او نه به حکومتونه وی جناب سپیکر صاحب۔ زما دا ګزارش دے، زه بیا جناب سپیکر صاحب! دا خبره کوم چې زه بلکه د جماعت په حیثیت باندې مونږ د مذاکراتو حمایت کوؤ، مونږ دا غواړو چې که زمونږ جماعت ته کله هم دغه مذاکراتو کښې ضرورت وی، زمونږ جماعت به ان شاء الله العظیم مخکښې یو نیم کال جدوجهد د دغه مذاکراتو د ماحول برابرولو د پاره زمونږ مشرانو جدوجهد کړے دے، زه هم اوس دا خبره کوم چې ان شاء الله العظیم دغه جدوجهد کښې به که جمعیت ته ضرورت شو، جمعیت العلماء اسلام ته د کوم قسمه قربانئ ضرورت شو، ان شاء الله العظیم مونږ به د صف اول په حثیت باندې خپل کردار ادا کوؤ۔ وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جعفرشاه به خپله خبره وکړی د هغې نه پس به شاه فرمان صاحب، بس۔

جناب جعفر شاه: مهربانی جناب سپیکر۔ مشرانو خبرې وکړې جی، ډیر په تفصیل سره او زه نه غواړم چې هغه بیا Repeat کړم خو یو دوه درې تجاویز ورکوم حکومت ته۔ سپیکرصاحب، څنګه چې خبره اوشوه، زما خیال دے چې په تیر هر یو سیشن کښې مونږ ایجنډا باندې امن و امان ضرور یو پوائنټ راغلے دے او مونږ په دې باندې بحث کړے دے او خصوصی مونږ د دې د پاره اجلاس هم یو پیره راغوښتے وو، په هغې کښې هم ډیر په تفصیل سره خبرې شوې وې۔ دا خبره دې

حد ته رسیدلې ده چې دومره مونږ په دې امن و امان باندې په دې سیشن په دې اسمبلئ کښې بحث وکړو چې اوس زما خیال دے چې د چا هغه دلچسپی هم دومره نه ښکاری چې په دې خبره باندې نور بحث وکړی۔ یقیناً خبره ده جناب سپیکر، د سټیټ ذمه واری ده خپل رعایا ته، خپل سیټیزنز ته، شهریانو ته امن و امان ورکول او دا ظاهره خبره ده، دا زمونږ په آئین کښې لیکلې خبرې دی، نو دا ذمه واری د سټیټ ده، که هغه مرکزی حکومت دے او که هغه صوبائی حکومت دے، د دې خبرې نه نه حکومت انکار کوی او نه ترې مونږ کوؤ او نه ترې عوام کولې شی او دې د پاره مینډیټ ورکړے وو په مرکز کښې هم او په صوبو کښې هم پارټیانو ته او سټیټ دا خپل Responsibility پکار ده چې اوپیژنی او په دې باندې فوری طور دا په Priority basis باندې واخلی۔ سپیکرصاحب، یو خبره ده چې ترڅو پورې په افغانستان کښې امن نه وی، ترڅو پورې چې په فاټا کښې امن نه وی، زمونږ دا اجلاسونه هم بې کاره دی او دلته کښې دا تقریرونه هم بې کاره دی، دا امن هیڅ کله هم نه شی راتلے، نو زما په خیال چې مونږ د Realistic approach اپناؤ کړو او زه نن ډیر د خوشحالئ اظهار کوم په دې فورم باندې او زه د افغان عوام ته مبارکی ورکوم چې هغوی د بلټ نه بلکه د بیلټ په طاقت باندې هغوی هغه خپل قوت اوښودلو (تالیاں) او هغوی دنیا ته دا ښکاره کړه چې مونږ امن غواړو، مونږ په دې خطه کښې نوره وینه بهیدل نه غواړو۔ سپیکرصاحب! دا ډیر ښه میسج دے چې ټولې دنیا ته تلے دے، دې خطې ته راغلے دے او دې پښتون قام ته راغلے دے او مونږ دا Appreciate کوؤ او مونږ افغان خلقو ته مبارکی ورکوؤ او زه امید لرم، بلکه یقین مې دے جې چې د هغې به ډیر پازیټیو اثرات په دې ټوله خطه باندې وی او ان شاء اللہ په دې پختونخوا، په دې پختونخوا باندې به هم د هغې اثرات راځی۔ سپیکرصاحب، دا فاټا چونکه د مرکز په دائره کار کښې ده او په دې پاکستان کښې ده او د پاکستان خاوره ده، د فاټا سره مونږ دومره تړلې یو چې مونږ ترې ځان نه شو جدا کولے، زما به دا تجویز وی، د صوبې د دې ټولې لوئې غټې د پښتنو دې لوئې جرګې ته چې مونږ دې په اتفاق او اتحاد باندې، اپوزیشن او سرکاری بینچونه دواړه مونږ حکومت ته دا خپل آواز اورسوؤ چې په فاټا کښې د ګورنر،

ګورنمنټ Writ نه وی قائم، هلته کښې هغوی بنیادی حقوق نه وی ملاؤ، امن بیا نه شی راتلے۔ نو زه وایم چې دا د زمونږ یو Unanimous آواز لاړ شی مرکز ته چې ورورہ! په فاټا کښې خپل Writ قائم کړئ، په فاټا کښې پولیټیکل پارټیز ایکټ Extend کړئ، په فاټا کښې د اعلیٰ عدلیې دائره اختیار هغې ته وسیع کړئ او د فاټا خلق چې هغوی په دې یویشتمه صدئ کښې د ځناورو غوندې ژوند تیروی چې هغوی د انسانانو غوندې ژوند تیر کړی نو یقیناً مونږ به په دې خبره باندې ډیر زر قابو بیا ومومندو۔ (تالیاں) جناب والا! دویمه خبره سکندر خان هم وکړه، بابک صاحب هم هغې ته او زمونږ نورو مشرانو هم هغې طرف ته ستاسو توجه او د دې هاؤس راااوګرځوله۔ د پښتنو خپل کلچر دے، د پښتنو خپل قواعد دی، د پښتنو خپل رواج دے او که څومره خبرې هم کیږی جناب سپیکر، خو چې د دې خاورې قیادت، د هغوی Say پکښې نه وی، دا Important stake holder دے نو زما به دا تجویز وی چې صوبائی حکومت ځکه چې د ایجنډا پوائنټ چې کوم یو دے چې د صوبائی حکومت کردار، د صوبائی حکومت کردار بلکه دا زمونږ د ټولو کردار دے، د دې ایوان کردار دا پکار دے چې مونږه ټول پښتون قیادت چې په دې خاوره باندې اوسیږی، که هغه په فاټا کښې دی او که هغه په بندوبستی علاقه کښې دی چې هغه مونږ ټول په دې پراسیس کښې هغه مونږ مکمل طور نه وی Involve کړی نو زه وایم چې دا امن راتلل ډیر مشکل کار به وی، نو یو تجویز مې دا دے۔ بل جی شاه فرمان صاحب اکثر خبرې کوی، وائی تجویزونه، دا تجویزونه جی ځان سره نوټ کوئ۔ دریم تجویز مې جی دا دے چې ډیر Critical حالت دے 2014، دا داسې کال دے جناب سپیکر صاحب! چې Do or die او مونږ ته من حیث القوم په دې خطه کښې اوسیدونکی پښتانه مونږ ته په ډیر سنجیدګئ سره د دې د پاره اوس نه پلاننګ شروع کول پکار دی چې د 2014 نه وروستو نیټو فورسونه هغه واپس کیږی نو زمونږ دې کوم کردار پاتې شی؟ مثبت کردار د زمونږ کوم پاتې شی او مونږ د کوم کردار اولوبوؤ چې په دې خطه کښې نوره خون ریزی نه کیږی او نوره خاوره، نو دا یوه اهمه خبره ده او دا هم داسې نه، په دې فورم کښې هم، دا هم د پښتنو یو لویه جرګه ده خو هغه قیادت چې هغوی خپل ویښته سپین کړی دی، د هغوی تجربه

ده، هغوی چې د هرې پارټۍ سره تعلق دے ، هغه زمونږ د پښتنو مشران دی، چې هغه ټول د پښتون قیادت، د فاټا او د بندوبستی علاقې، هغه مونږ په اعتماد کښې واخلو او دا ایشو مونږ د هغې سره به په مکمل طور باندې په هغې باندې مونږ ډسکشن وکړو۔ جناب والا ، د دې هاؤس نه بحیثیت نمائندګان د پښتون د دې صوبې، د دوه کروړه او دوه نیم کروړه خلقو نمائنده په حیثیت باندې مونږ هغه فورسونو ته، هغه قوتونو ته زما وړور اشاره وکړه چې دا Third force، دا تیسری قوت څه شے دے ؟ دې تیسری قوت خو مونږ والله چې پوزې له راوستو، دا دیرش کاله اوشو او تیسری قوت مونږ اونه پیژندو، که هغه تیسری قوت دے او که چوتهی قوت دے ، هغوی ته مونږ اپیل کوؤ چې د پښتون په سر باندې د خدائے د پاره نور سیاست د پښتون په خاوره باندې مه کوئ۔ (تالیاں) دا د زمونږ یو 'کامن' آواز لاړ شی چې نور مونږ یقیناً "تنګ آمد به جنګ آمد" دا دومره پنځوس زره مو ورکړل او که نور هم کوی دا پنځوس څه شے دی، دوه نیم کروړه دی، دا به هم قربانی ورکړی، دا ټول د حلال کړی، دا ټوله وینه د اوبیوی چې دا سیاست پرې کوی کوی د پرې، نو دا مو ورته اپیل دے چې د پښتون په وینه باندې د نور سیاست نه کوی۔ دا تجویزونه مې پیش کول حکومت ته، حکومت د په دیکښې لیډ واخلی او زما به دا تجویز هم وی چې هغه سیاسی فورسونه، مخکښې ورځ جماعت اسلامی د چهترې لاندې آل پارټیز کانفرنس، پاؤ کم آل پارټیز کانفرنس رااوغوښتے شو، په هغې کښې دوه درې پارټیانې رانغلې، ښه خبره نه وه، پکار وه چې هغې کښې ټولو پارټیانو شمولیت کړے وے۔ بل یو داسې په Consensus باندې په اخلاص باندې هغه د یو داسې پارټیز کانفرنس د هم رااوغواړی چې هغوی هم کښینی او په دې خبرو باندې په سنجیدګئ سره غور وکړو او جناب سپیکر صاحب، اخری کښې به زما دا وی چې دا اجلاس چې دا مونږ نن په دې باندې بحث کوؤ د خبرو اترو، د مذاکراتو او په دې خاوره باندې د امن راوستو نو زه وایم چې دا د اخرنے اجلاس وګرځی چې مونږ په دیکښې Crystal clear, clear cut مونږ تجاویز ورکړو او که په هغې باندې عمل او نه کړو مونږ بیا په شریکه باندې دا فورم بیا فیصله وکړی چې مونږ کوم قدم پورته کړو؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔ جعفر شاه صاحب ډیر Valid suggestions بعضې ورکړل او زما په خیال باندې هم دغه طریقه که دغه شی چې Solution طرف ته زیات دغه وی نو دا به ډیره ښه وی۔ زه شاه فرمان صاحب ته خواست کوم چې هغه Comments ورکړی۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اس بحث کے ساتھ Related ایک ایشو کہ ہمارے ایکسپریس اخبار کے بیورو چیف جمشید باغوان کے اوپر جو اٹیک ہوا تھا، مذمت کرتے ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سب کو Protection دے اور خاص کر میڈیا کے لوگوں کو، کیونکہ ان کا ایک کردار ہے کہ وہ معاشرے میں جہاں بھی کوئی چیز غلط ہو رہی ہو، اس کی نشاندہی کرے اور جو صحیح ہو رہا ہو، اس کو Appreciate کرے، تو اس لحاظ سے مذمت کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ صحافیوں کے تحفظ کے لئے جو بھی ضروریات ہیں، وہ پورا کریں گے، ان کے ساتھ بیٹھ کے بھی بات کریں گے کہ کہیں کمی ہے تو ان شاء اللہ وہ دور کریں گے۔ یہ سید جعفر شاہ صاحب کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اس کے اوپر اتنی زیادہ لمبی بحث ہوئی، چونکہ ضرورت امن کی ہے اور کئی مرتبہ اس کے اوپر بحث ہوئی ہے اور انہوں نے جو Suggestions دی ہیں، یقیناً بہت زیادہ Appreciate کرتے ہیں اور یہی توقع ہے، چونکہ سب کا مسئلہ ہے، 'کامن' ایشو ہے، صوبے کا ایشو ہے، اس ہاؤس کا ایشو ہے، یہ سارے Representatives ہیں پختونخوا کے تو اگر یہ ایسی Suggestions بھی آئیں، ان Suggestions کے اوپر متفق بھی ہو جائے ہاؤس، اس کے اوپر عمل نہ ہو تو پھر Criticism آئے۔ یہ طریقہ کار جو پہلے سیشن میں اس کے اوپر بحث ہو رہی تھی جناب سپیکر، اس کی نشاندہی کی تھی کہ Solution اس کا کیا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ Life, honour and property کی Protection اور لاء اینڈ آرڈر سیچویشن Especifically پراونشل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن جناب سپیکر! یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ میں یہ کہوں کہ کونسی چیز ہمیں وراثت میں ملی، کن حالات میں ہم نے حکومت سنبھالی، یہ بہت پرانی سی باتیں ہیں، یہ ہمیشہ سے جب حکومت بنتی ہے تو اس قسم کے Excuses آتے ہیں، اس میں میں جانا نہیں چاہتا لیکن اس گورنمنٹ کی جو کوششیں ہیں، ایک تو چونکہ یہاں پر بدقسمتی سے ایک انٹرنیشنل پولیٹکس کا محور بن چکا ہے ساؤتھ ویسٹ ایشیا اور یہ آج سے نہیں ہے، یہ تقریباً پینتیس سال سے یہ کچھ ہو رہا ہے۔ افغانستان کے اندر ایک

اور مسئلہ تھا80s کے اندر، پھر 90s کے اندر کوئی War Lords تھے، ایک اور قسم کی لڑائی تھی۔ نائن الیون کے بعد پورا ایک اینگل چینج ہو گیا، ایک Different قسم کا ماحول بنا، ہمیشہ عالمی قوتیں یہاں پر برسرِ پیکار رہی ہیں، ان کا انٹرسٹ یہاں رہا ہے اور بدقسمتی سے اس ملک کی اکانومی بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ جو ہمارے دل کی بات ہے، وہ ہم سامنے لاکر کھڑے ہو جائیں، بہت ساری مجبوریاں ہیں۔ اب جہاں پر اتنی بڑی تباہی ہو کہ اس War on terror کے اندر کوئی Fifty two thousand houses demolish ہو چکے ہیں، ہزاروں کے ہزاروں لوگ شہید ہو چکے ہیں، ہزاروں لوگ، لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں، انفراسٹرکچر تباہ ہے، اوپر سے ایک اور بدقسمتی کہ Concentration of wealth معاشرے کے اندر چند لوگوں کے، پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ اپنی دولت کہاں خرچ کریں اور 68% لوگوں کو دو وقت کی روٹی نہیں ملتی۔ جہاں اتنی بڑی Disparity ہو، جہاں اتنی بڑی ناانصافی ہو، یہ تقاضا ہے انسانی فطرت کا کہ وہاں پر اس قسم کے حالات بن جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں، بحیثیت مسلمان میں اس حکم کو تسلیم کرتا ہوں کہ امن کے لئے عدل کا نظام ضروری ہے اور وہ عدل صرف اس لئے نہیں ہے کہ آپ عدالتوں میں عدل لے کر آ جائیں، سب سے پہلے یہ نظام شروع ہو جاتا ہے حکومت سے کہ جسے کہتے ہیں معاشرتی انصاف، Equal opportunities for all، غریب مجرم نہ رہے، غربت جرم نہ رہے، معاشی انصاف کہ جہاں پر جو مالدار ہے، ان کے پاس جو پیسہ ہے، اس میں غریبوں کا حصہ ہے۔ جب تک ہم یہ نہ مانیں اور ہم ایک اسلامی فلاحی ریاست جہاں Absolute majority مڈل کلاس کی ہوتی ہے، یہ انصاف جب تک ہم فراہم نہ کریں تو امن کا تصور ناممکن ہے۔ اس حکومت کی کوشش ہے، میں بالکل جو ہمارا Stance تھا جو کولیشن پارٹنرز کا Stance تھا کہ مذاکرات ہونے چاہئیں، فیڈرل گورنمنٹ نے اس کے اوپر یہ Initiative لیا اور اے پی سی میں سب سیاسی جماعتیں یہ بات مان بھی چکی اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مذاکرات کے شروع ہونے کے بعد سے وہ جو بم دھماکے ہوتے رہے، اس میں اچھی خاصی کمی آئی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، اس میں اچھی خاصی کمی آئی ہے۔ دوسری بات جو بھتہ خوری کے حوالے سے ہوئی، اس کے اندر جو کیسز سامنے آئے ہیں، جو لوگ Arrest ہوئے ہیں اور یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اگر ہوم سیکرٹری صاحب اور آئی جی صاحب آ جائیں پھر سے، پچھلی دفعہ جب یہ بحث ہو رہی تھی تو آئی جی صاحب بیمار تھے، وہ آئے تھے اور مجھے امید ہے کہ آ جائیں گے کہ وہ یہ بتا دیں کہ کس قسم کے لوگ پکڑے گئے ہیں، وہ جو Criminals ہیں، وہ جو کارلفٹرز ہیں، وہ جو بھتہ خور ہیں، کس قسم کے اس

کے اندر، کس Age کے لوگ Involve ہیں؟ کتنے Educated لوگ Involve ہیں اور وہ کیوں Involve ہیں؟ کہ وہ بھی بتا سکیں،ان کے پاس جوStatistical detail ہے،وہ اس لئے کہ معاشرے کے اندر اتنی زیادہ جناب سپیکر! ناہمواریاں ہیں کہ ایک طرف غربت ایک خاص Limit تک جا چکی ہے، دوسری طرف کچھ لوگ اتنے اوپر جا چکے ہیں کہ ان کے Wealth کا اندازہ ہی نہیں لگتا کہ وہ کہاں کہاں ہے؟اس ملک میں ہے،اس سے باہر ہے؟ یہ جناب سپیکر، یہ انصاف کا نظام لانا ہوگا تبھی یہ ممکن ہے لیکن آج جو حکومت کی ذمہ داری ہے، جو آئین کا تقاضا ہے، جو انصاف کا تقاضا ہے، سب سے پہلے کوئی منسٹر، میں یہ بات پہلے بھی کر چکا ہوں، کسی منسٹر کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی کا ایس ایچ او لگا سکیں، یعنی ایک اختیار دیا ہے پولیس کو، ذمہ داری ہے پولیس کی لیکن Political interference نہیں ہے، ان کی Efficiency بڑھانے کے لئے Political interference نہیں ہے۔ یہ جو کنٹریکٹ پیریڈ تھا، یہ سپیشل پولیس کا، وہ 2015 تک بڑھایا گیا، تنخواہیں دس ہزار کی بجائے پندرہ ہزار کردیں، جو جو انتظامات ہیں اس کے اندر، حکومت اس کے اوپر عمل پیرا ہے، ہم کسی چیز سے چشم پوشی نہیں کر رہے ہیں۔ وجوہات جناب سپیکر، میں نے آپ کو بتادیئے ہیں کہ پچھلے پینتیس سال سے یہ خطہ اور خاصکر یہ صوبہ جن حالات سے ہم، کرائم ریٹ میں آپ دیکھیں، یہاں پر لاکھوں Refugees آئے ہوئے ہیں اور وہ فوری طرح واپس میرے خیال میں، کہ ابھی بھی کوئی Two million ادھر اس لئے ہیں کہ افغانستان کے اندر ان کے گھر نہیں ہیں، وہ جو کرائم ریٹ ہے اور اس کے اندر جو Involvement ہے، جو انوائر نمنٹ ہمارا تباہ ہوگیا اور اس کی وجہ سے جو اکانومی کے اوپر اثر پڑ گیا، اس کا تعلق، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن صوبائی حکومت کی ذمہ داری ضرور ہے لیکن چونکہ اس میں انٹرنیشنل فورسز جو ہیں، بین الاقوامی عوامل بہت زیادہ Involve ہیں اس لئے مرکزی حکومت کے ساتھ ملکر اس کے اوپر یہ ہاؤس، جس طرح سید جعفر شاہ صاحب نے جو Suggestions دی ہیں، میں Welcome کہتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ اگر ایک قسم کی Suggestions in writing آجائیں، اس کے اوپر بیٹھ جائیں، ان کو Approve کیا جائے، جو جو کہنا ہے، ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو کہنا ہے اور جو اپنے اوپر اس کے اوپر عمل کرنا ہے۔ اب As a stakeholder بات آئی کہ جی اگر مذاکرات شروع ہیں تو اس میں پراونشل گورنمنٹ کا کیا کردار ہے؟ اور آگے سے جو ہمارے 'سٹیکس' ہیں اس کی بات کون کرے گا؟ یہ ایک Concern سامنے آئی ہے تو یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اگر ہم سب سے زیادہ متاثر ہیں تو اس کے اندر ہماری بات ہو گی اور ہونی بھی چاہیئے

لیکن ابھی تک جو مذاکرات شروع ہو چکے، جو مذاکرات ہو رہے ہیں اور اس کے اندر جو اعتماد کی فضاء ہے اور جرگے کی بات ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ War on terror کی دس سال کے اوپر محیط یہ لڑائی ہے اور اس کے اندر جتنی تباہی ہوئی ہے، تو یہ ایسے نہیں ختم ہونے والی کہ اگر ایک دفعہ کوئی چلا گیا یا کہیں وزیرستان میں کوئی لوگ بیٹھ گئے اور وہ آگے سے صلح کر کے وہ آکر ہمیں سنا دیں گے کہ یہ صلح ہے، بالکل ایک وقت کے اوپر جب بات ہو گی تو اس کے اندر بات کریں گے اور جو ہمارا نقصان ہوا ہے، وہ فیڈرل گورنمنٹ سے بھی بات کریں گے، جو متاثرین ہیں، ہم اور سٹیک ہولڈرز ہیں لیکن اس کے لئے ایک وقت ہو گا ان شاء اللہ، اس کے اوپر بات کریں گے۔ سب سے پہلے اللہ کرے کہ جو مذاکرات کامیابی کی طرف جا رہے ہیں کہ اعتماد کی فضاء ہو، یہ پراسیس کامیاب ہو اور جب چیزیں Finalize ہوتی جائیں گی تو اس میں بالکل یہ بات ہم ضرور کریں گے کہ جی مرکز اور صوبے کے حوالے سے، چونکہ ہم فرنٹ لائن پراونس ہیں اور یہ ہم مانتے ہیں کہ اگر ہماری جگہ کوئی اور صوبہ بھی ہوتا تو ان کے ساتھ بھی یہ ہونا تھا، یہ ہماری جیوگرافیکل پوزیشن ہے اور یہ نیچرلی یہ بات ہے لیکن ہم تو مرکز کے ساتھ اس پر بھی لڑتے ہیں، وہ تو این ایف سی میں میرے خیال میں ون پرسنٹ ہمیں دیتے ہیں، وہ بہت ساری باتیں ایسی ہیں کہ وہ ہمارے اوپر فیڈرز بھی وہ بند کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ 55 billions آپ کے اوپر قرضہ ہے، ہم کہتے ہیں 375 billions آپ کی طرف بنتے ہیں، ان کا وہ ذکر نہیں کرتے۔ تو بہت ساری چیزیں ہیں کہ وہ ان شاء اللہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اٹھائیں گے اور ہاؤس میں بیٹھ کر اور اس کے لئے ایک لائحہ عمل طے کر کے وہ Suggestions شامل کر کے اس کے اوپر ہم بات کریں گے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کیونکہ یہ پاکستان ہے اور اگر یہ حصہ پاکستان کا زیادہ متاثر ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بات کر کے گورنمنٹ سے ہم اپنی ریلیف کی بات کریں گے۔ پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہے چاہے لاء اینڈ آرڈر سیچویشن ہو لیکن حقائق کے اوپر مبنی بات ہونی چاہیئے۔ میں پیچھے اس لئے نہیں جانا چاہتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ مذاکرات کوئی چھ سال پہلے شروع ہو جاتے، کوئی آٹھ سال پہلے شروع ہو جاتے تو شاید نتائج مختلف ہو جانے تھے لیکن جو ہمارا Stance تھا، وہ آج کا نہیں ہے جناب سپیکر! 2003,2002 سے ہمارا یہی Stance ہے کہ بالکل یہ اس طرح ہونا چاہیئے، آج اگر وہ Verify ہو گیا، اس کے اوپر عمل شروع ہو گیا اور وہ کامیابی کی طرف بڑھ رہا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک انصاف کی اور کولیشن گورنمنٹ اور پی ٹی آئی لیڈر شپ کی اور وہ ساری جماعتوں کی لیڈر شپ کی ویژن کی بات ہے جو

پہلے سے اس پر متفق تھے کہ مذاکرات ہونے چاہئیں۔ ان شاء اللہ ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے، جوں جوں مذاکرات بڑھتے جائیں گے، جو جو سٹیک ہولڈرز ہیں اور جن جن کو جو درد ہے، ان سے بات کریں گے اور ان کو اعتماد میں لیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں صرف گورنمنٹ سے، میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کروں گا، شاہ فرمان خان! آپ کی توجہ، ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ایک 'پراپر' بریفنگ ایک دفعہ پھر جو یہاں مطلب سیکرٹری داخلہ اور اس لیول پہ ان معزز اراکین کو ہو جائے، بریفنگ ہو جائے کہ کیا کیا اقدامات ہو رہے ہیں تو گورنمنٹ اس کے بارے میں۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: یہ بالکل صحیح بات ہے جناب سپیکر، ان کا حق ہے کہ وہ پوچھ لیں اور اگر بریفنگ ان کو ہوم سیکرٹری، آئی جی یا جو Law Enforcing Agencies ہیں، ان سے چاہیئے تو بالکل وہ Arrange کروا سکتے ہیں اور یہ سوالات بھی کر سکتے ہیں، جہاں ان کا اطمینان نہ ہو تو اس کے اوپر بات بھی ہو سکتی ہے، تو صحیح بات ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اچھا، میں اس سلسلے میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک منٹ، بات کر لیں آپ۔ کل سے اجلاس دو بجے شروع ہوگا، یہ آپ سب کو، کل سے اجلاس ان شاء اللہ دو بجے شروع ہوگا۔

مفتی سید جانان: زه، زه جی صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور ٹائم پہ ہوگا ان شاء اللہ۔

مفتی سید جانان: زه جی صرف ستاسو توجه یوې خبرې طرف ته اړول غواړم۔ شاه فرمان صاحب خو جی یا دې خبرو باندې پوهیږی نه او یا دا عجیبه عجیبه خبرې کوی۔ شاه فرمان صاحب جی فرمائی چې دا ډکیتی او اغواء کیږی، ځکه کیږی چې ځنې خلق مالدار دی او ځنې غریبان دی، جناب سپیکر صاحب! د دې خو دا مطلب دے چې دې مالدارانو خلقو ته مونږ اووایو چې دا ستاسو ګاونډ کښې چې دا څومره مالونه مو ګټلی دی او پیسې درسره دی، دا په دغه غریبانو تقسیموئ، بیا به دا شے نه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! دا زه ځکه وایم چې دا پخپله باندې دغه کوی ګنې د اسمبلئ ریکارډ رااوباسئ جناب سپیکر صاحب، زه خو په دې

فلسفې باندې نه پوهېږم چې دا څنګه فلسفه ده او کوم ځائې نه دا دا خبرې کوی؟ جناب سپیکر صاحب، دویمه خبره شاه صاحب فرمائی چې د انصاف ضرورت دے، جناب سپیکر صاحب! انصاف په نوم باندې خو دا حکومت جوړ دے، چې دا انصاف نه ورکوی بیا به څوک انصاف ورکوی؟ دغه حکومت خو په دغې نعرې باندې جوړ وو چې "اب نہیں تو کب، تم نہیں تو کون" (تالیاں) زه به دا وایم جناب سپیکرصاحب، دا خو په هم دغه نوم باندې راغلی دی۔ زما به دا ګزارش وی چې دلته کومې خبرې مونږ کوؤ، هغه داسې خبرې وی چې معقولې خبرې وی۔ جناب سپیکر صاحب، دا خو ایوان دے، دا خو اسمبلئ ده، (تالیاں) دیکښې داسې غیرذمه دارانه خبرې خو مطلب دا ماته خو د دغې ایوان دا سپکاوے ښکاری۔ دا میډیا والا ناست دی، سبائی به دا خبرې په میډیا باندې راځی چې شاه صاحب فرمائیلی وو چې مالدارانو سره کوم مال ورسره دے، دا د په غریبانو باندې تقسیم کړی، بیا به دا ډکیتی او اغواء کیږی نه او امن و امان به هغې نه بعد بیا ټهیک کیږی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں آپ کو، یقین کریں کہ میں یہ سوچ رہا تھا کیونکہ اتنا علم ہمارے پاس نہیں ہے جتنا مفتی صاحب کے پاس ہے اور میں یہ درخواست کرنے والا تھا مفتی جانان صاحب سے کہ وہ وہ آیت پڑھ کے سنادیں کہ جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ آپ کے مالوں میں حق ہے۔یتیموں کا، سائلین کا اور غریبوں کا، یہ ہمیں بتادیں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق ادا کیا جارہا ہے تو پھر یہ، دوسرا یہ کہ میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ یہ حدیث شریف ہے جو میں نے انصاف کی بات کی کہ اگر کہ مفتی صاحب ہی بتادیں کیونکہ یہی جو گائیڈ لائن ہے آئین، اس کے اندر بات ہوئی کہ کچھ لوگوں کی ڈیمانڈ ہے کہ آئین کے اندر امنڈ منٹس ہوں تو اگر آئین بھی شرعی ہے، حاکمیت بھی اللہ کی ہے اور واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ جو قوانین Islamic injunctions کے خلاف ہیں، ان کو ختم کیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس آئین میں جہاں پر حاکمیت اللہ کے پاس ہے اور ہم مسلمان ہیں اور ہمارا ایمان یہ ہے تو میری تو اس کے بعد سے یہ ریکویسٹ ہوئی تھی کہ اس کے اوپر مفتی صاحب ہی اس کی تشریح کردیں، میں یہ نہیں کہتا کہ جو لوگوں کے پاس پیسہ ہے، وہ ایسے ہی Distribute کریں، کم از کم وہ زکواۃ ضرور دیں، ان کے اوپر فرض ہے اور جو اس

کی بڑی وجہ ہے وہ دولت کی ٹیکس، وہ دولت کی کمائی کا ذریعہ ہے۔ مفتی صاحب اگر یہ سمجھتے ہیں، یہ اس فلور کے اوپر کہہ دیں کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگوں نے کرپشن کے ذریعے غریبوں کا مال لوٹا نہیں ہے تو پھر میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ غریبوں کا حصہ امیروں کی طرف گیا ہے جو کہ نظام کا تقاضا ہے کہ امیر کے پیسے میں غریب کا حصہ ہے، جہاں پر Indirect taxation ہو، غریب Indirect tax دے، مالدار کارخانے لگائے اور وہ اپنے آپ کو کاغذات میں مقروض Show کرے اور اس کو ٹیکس معاف ہو اور ماچس کی تیلی کے اوپر ٹیکس لگا ہو اور وہ Indirect tax pay کرے، ٹیکس بھی غریب Pay کرے اور غریب Subsidize کرے امیر کو اور حکم یہ ہے کہ امیر کے پیسے میں غریب کا حق ہے۔ تو اگر یہ سٹیٹمنٹ غلط ہے تو میں مفتی جانان صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اسلامک ٹیچنگز کی روشنی میں اس کو ثابت کر دیں کہ میں غلط کہہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب بات کریں گے، نماز کا ٹائم۔

مفتی سید جانان: زه جي دا ګزارش کوم، زه جي بيګاړه نه جوړوم. شاه فرمان صاحب جي چې دا کومه خبره وکړه، دا يقيني صحيح به وي، دا د حکومت ذمه داري ده خو هغه بحث کښې هغه ډېر اوږد بحث دے، زه صرف دا ګزارش کوم چې زکواة خو دے دغه صوبائی حکومت لاس کښې دے کنه او ښو اجلاسونو کښې صرف دغه حکومت سره په دې باندې جهګړا ده چې ضلعو کښې دې زکواة چيئرمينان، مطلب دا دے خپلو پارټئ والا ئې لګولي دي جناب سپيکر صاحب، (تالیاں) زه نور ډېر تفصيلي بحث ته نه ځم، الحمدلله زه جناب سپيکر صاحب! دا خبره کوم چې زمونږ هغه جماعت سره تعلق دے چې کله د خلقو اوږده اوږده فهرستونه راتلل، د ملک خزانې ئې لوټلې وې، ملک کښې اربونه او کهربونه هغه خلقو اخستې وې په ناجائزه طريقې باندې، الحمدلله هغې کښې يو د پټکي او د بږيرې والا کس نه وو، هغې کښې يو د جمعيت علماء اسلام کس نه وو. (تالیاں) جناب سپيکر صاحب! زه ډېر اميد سره دا خبره کوم چې که مونږ سياست کوؤ، زمونږ يو بيک ګراؤنډ دے، زمونږ يو ميدان دے، زمونږ يو حد دے، په هغه حد باندې جناب سپيکر صاحب! کوؤ۔ دا خلق راوتي دي، شاه فرمان صاحب ته زه بيا جناب سپيکر صاحب! ګزارش کوم چې دا کومې خبرې کوي او

هلته د سوچ کوی چې آیا دا خبرې زه کوم دا په کومې طریقې باندې زه کوم؟ آیا دا خبرې زه دغې اسمبلئ شان سره موافقې خبرې کوم او که هسې خبرې کوم؟ زما به جناب سپیکر صاحب، دا گزارش وی، زه بیا دا وایم چې انصاف د شاه فرمان صاحب، د شاه صاحب لاس کښې دے، زمونږ د دغه ملگرو، مونږ به هله مطمئن یو، هله به د انصاف امید لرو چې دا کوم ملگری دا بار بار دا تقاضا کوی چې کم ازکم ضلعو کښې خو د زکواة چیئرمینان زمونږ یو یو ملگرے و لگولے شی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب شکریه جی۔ زه صرف حکومت، مونږ چې څو ورځې هلته هغه ناست وی، دا ریکوسټ کومه چې باقاعده یو Briefing arrange کوی چې کم از کم دوئ ته هغه Proper briefing ملاؤ شی، میټنگ چې اجلاس، د بانگ ټائم دے۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17 اپریل 2014ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)